



NEW ERA MAGAZINE

Novels / Afzania / Articles / Books / Poetry / Interview

ایک جہ عشق

بقلم زینب جعفری شاہ



www.neweramagazine.com



New Era Magazine

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(مکمل ناول)

روح عشق

از زینب جعفری شاہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین



وہ اپنی ہیزل گرے آنکھوں سے ٹائمہ (ٹائی) کو ڈری سہمی دیکھ رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت خوف تھا۔ اور وہ معصوم ایک مجرم کی طرح کھڑی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہو گا اور کونسی سزا ملے گی اس غلطی کی جو اس نے کی ہی نہیں۔

”اے لڑکی تجھے منع کیا تھا کہ تو کتابیں نہیں پڑھے گی پھر کیوں ہاتھ لگایا“

ٹائمہ سرخ چہرہ لیے اس کو گھور رہی تھی کیونکہ جب وہ سٹور روم سے گزر رہی تھی

تو ارشین کو کتابیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ پڑھنا چاہتی تھی مگر حالات نے اس کو موقع نہیں دیا۔ وہ ایک یتیم لڑکی تھی۔۔۔

اسکے والدین کا ایک کار آکسیڈنٹ ہوا تھا اور وہ معصوم کو اس دنیا میں اکیلا چھوڑ گئے جب

وہ 8 سال کی تھی

ٹائمہ اب اس کو گھسیٹتے ہوئے کچن میں لے جا رہی تھی اور وہ بھی کسی ٹوٹی ڈالی کی

طرح چلتی گی۔۔

ٹائمہ اس کو کچن میں لے کر آئیں اور چولہا جلانے لگی۔۔۔ یہ دیکھ کر ارشین اندر تک

کانپ گئی۔

کیونکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چولہے پر رکھ رہی تھی اور وہ مسلسل اپنا خو بصورت ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ ارشین اچانک جیتے کی منت کرنے لگی۔

--

پلیززززز۔۔۔ تائی امی آپ کو خدا کا واسطہ ہے ایسا مت کریں

کیوں!!!! پہلے خیال آیا تھا جب میں بار بار منع کر رہی کہ تو کتابیں نہیں پڑھے گی مگر

پھر بھی تو نے میری بات نہیں مانی۔ اب بھگت۔۔۔

اور پورا گھر ارشین کی چیخوں سے گونج اٹھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



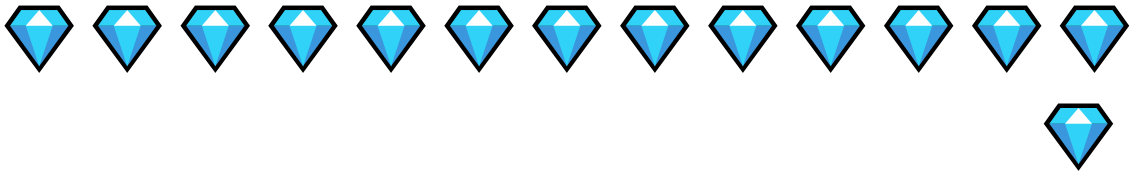
اس وقت اپنے آفس میں ہی بنے گئے بلیک روم میں ہے Anzik

اس وقت اس کی نیلی آنکھوں میں سرد تاثیر تھا

ہاتھ میں پکڑے گن کو اپنی انگلیوں پر گھومار ہاتھ

"ہم تو تم نے آج والی خبر کسی کو بھی نہیں دی"۔۔۔۔

ساتھ ہی اس پر ایک نظر ڈال کر روم سے نکل گیا۔۔۔۔



ارشین ابھی 8 سال کی تھی جب اس کے والدین اس

کو چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔۔۔۔

ارشین کے بابا کا نام نصیر کاظمی اور ماں کا نام شہوار تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھے۔۔۔ اپنی زندگی میں۔۔۔ جب اچانک نصیر اور شہوار کا ایکسیڈینٹ

ہو گیا

وہ شوپنگ کے لیے گئے تھے کیونکہ کل ان کی لاڈلی کی سالگرہ تھی۔۔۔

ان کی بیٹی بہت منت مرادوں کے 3 سال بعد ہوئی تھی۔۔۔

اس کی پیدائش پر نصیر صاحب کی خوشی بہت زیادہ تھی۔۔۔

دونوں اس گڑیا کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئے تھے۔۔۔

نصیر صاحب کی بیوی کافی خوبصورت اور خوش اخلاق تھی ان کی آنکھیں گرے،
میدے جیسی صاف رنگت۔۔۔۔۔

وہ نصیر صاحب کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اور نصیر صاحب کو ان کی معصومیت
میں کشش محسوس ہوی

اور جلد ہی نکاح کر لیا۔۔۔۔۔

ان کی موت کے وقت گھر میں قیامت خیز منظر تھا 8 سال کی ارشین ان کی میت کو
دیکھے جارہی تھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دادی۔۔۔۔۔ ماما پاپا کو کیا ہوا وہ سو کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔

ارشین کے سوال کرنے پر سکینہ بیگم پھٹ پھوٹ کر رو دیا اور ارشین کو سینے سے لگا
لیا۔۔۔۔۔



کچھ عرصہ بعد دادی اماں بھی ارشین کو چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئی

ارشین ان کے وفات کے بعد بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

سب گھر والوں نے اس سے منہ موڑ لیا۔۔۔

وہ زیادہ امیر نہیں تھے۔۔۔ مگر کھاتے پیتے گھرانے کی تھی۔۔۔

اس کے تایا بہت نرم دل انسان تھے۔۔۔ اور ارشین کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے آئے

۔۔۔

جب تک تایا زندہ تھے ان کی بیوی کا رویہ بہت اچھا تھا

جب وہ بھی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔۔۔ تو ثائمہ بیگم نے حیدر صاحب کی موت کے

بعد اس سے گھر کے کام کروانے لگی۔۔۔ اور میٹرک کے بعد اس کو گھر بیٹھا دیا

۔۔۔۔۔ ان

کو لگتا تھا کہ اس کے قدم ہی سبز ہیں

جو سب کو کھا گئی

ثائمہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ بڑی شاہنہ اور چھوٹی دانیں تھی

دونوں ہی خوبصورت تھیں

شابنہ اس سے خار کھاتی تھی وہ اپنی ماں کی طرح اس کو جھڑک دیا کرتی



ارشین کی عمر 19 سال تھی۔۔۔ وہ بہت معصوم اور خوبصورت تھی۔۔۔ دودھیا رنگت۔۔۔

کمر سے نیچے بھورے بال۔۔۔ پھولے گلابی گال اور اس میں پرتے گھڑے۔۔۔۔۔
ہیزل گرے

آنکھوں پر گھنی پلکوں کے جھال۔۔۔ اور گلابی لب وہ واقعی گڑیا جیسی تھی۔۔۔۔۔



انزک اس وقت اپنے آفس میں بیٹھالپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

جب کاشان داخل ہوا۔۔۔

انزک اپنے کام میں اس قدر مصروف تھا کہ اس کو کاشان کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

...

۔۔۔۔۔ اوے کیسا ہے بے وفا انسان۔۔۔

انزک نے جب سامنے دیکھا تو مسکرا کر ٹیبل کے سامنے آیا اور اپنے بازو وا کیے۔

.....

💛 دونوں گلے ملے!!!!

“What a pleasant surprise “???? 🌟😊

انزک بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔ کیونکہ وہ کافی عرصے بعد اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ ملک سے باہر کسی کام کے سلسلے میں مصروف تھا۔۔۔۔

بے وفاتو ایسے بول رہا ہے جیسے تو روز ملاقات کرتا ہے۔۔ 😊 کا شان آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔



😊 چل وے ابھی کیا میری روح آئی ہے

😊 کا شان مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔

😊 اچھا بتا کیا لے گا چائے یا کوئی۔۔۔

انزک کو پتا ہے کہ اس سے باتوں میں کوئی نہیں جیتتا اس لیے موضوع بدلا۔

اکاشی اس کو گھورا۔

بھوکے کچھ کھانے کو بھی منگوا لے.....



نڈیدے لے لے لے.....

روکیوں رہا منگواتا ہوں۔۔۔

اور دونوں ہسنے لگے اور باتیں کرنے لگے.....



انزک بہت خوبصورت تھا.....

اس ملک کا قانون صرف غریب پر ہی لگو ہوتا اور میر جو چاہے کرے کسی کو پروا نہیں۔

.....

.....

انزک اپنا کام اتنی صفائی سے کرتا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی.....

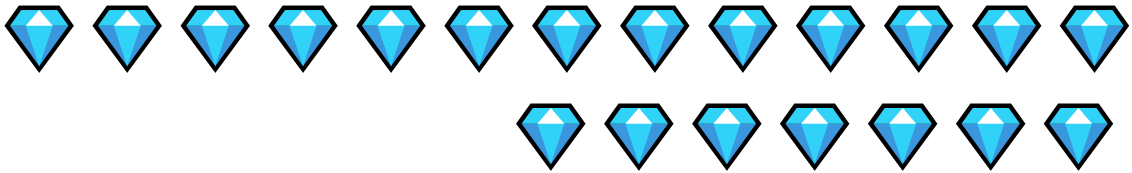
مگر اس کے بابا اس کی اس بات کی وجہ سے پریشان تھے۔۔۔ اگر اس کو کچھ ہو گیا تو

وہ کیسے سہ سکے گے..



وہ اپنے والدین کا اکلوتا تھا

اپنی فیملی کے لیے وہ بہت نرم دل تھا..



ارشین اس وقت لان میں تھی۔

ہے چھٹا سا مگر اس کو مختلف پودوں سے آراستہ کیا تھا....

وہ ابھی گھر کے کام کر کے بیٹھی تھی کیونکہ آج اتوار ہے اور ٹائمہ بیگم بازار گئی تھی۔

....

دائین ینور سٹی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت ارشین اکیلی تھی....

ابھی وہ کچن میں آٹا گوند ہنے جاتی ہے کہ ظہر کی اذان سن کر نماز پڑھنے جاتی ہے اور آٹا

بعد میں گوند ہنے کا سوچتی ہے.....

نماز کے بعد جب وہ دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتی ہے تو آنکھوں میں آنسو جاری

ہو گئے.....

ابھی وہ دعا مانگنے لگتی ہے جب ٹائمہ بیگم کی آواز آتی ہے....

"اے منحوس پانی لا کرے میں۔۔۔۔۔ج۔۔۔۔۔جیسی لاتی ہوں۔۔۔۔۔" وہ مصلہ

تہہ کر کے کچن میں چلی جاتی ہے

وہ جب جاتی ہے تو شاہنہ سے ٹکراتی ہے۔۔۔ "نظر نہیں آتا"۔۔۔ شاہنہ غصے سے
بولی

سوری۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔

ارشین ڈر جاتی ہے.....

اور ثائمہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی ہے.....

ثائمہ اس سے پانی لے کر کھانے کا پھوچھتی ہے تو اس کو یاد آتا ہے کہ اس نے آٹا

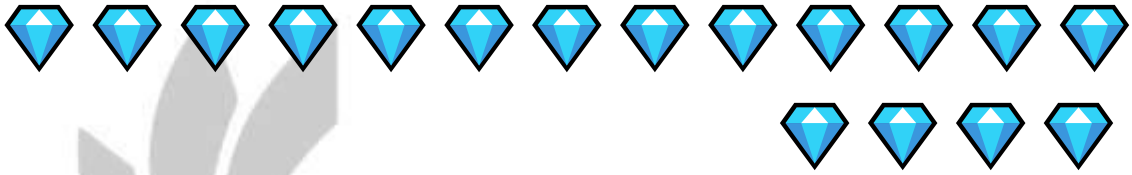
نہیں گوندا۔۔۔۔۔ وہ ان کو ڈرتے ہوئے بتا دیتی ہے.....

"19 سال کی ہو گئی تو مجال ہے جو کوئی کام کرے وہ۔۔۔۔۔ ماں باپ مر گئے مصیبت

گلے ڈال گے۔۔۔۔۔ غصے سے لال پیلا ہوتے بولی.....

اور گلاس اس کو مارتی ہے....

اور ساتھ ہی ارشین رونے لگ جاتی ہے۔۔۔ اور کمرے سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔



دائین سٹور روم سے گزر رہی تھی۔۔۔

جب اس کو کسی کے رونے کی آواز آتی ہے۔۔۔۔

دروازہ جب کھولنے لگی تو راشین کے رونے اور باتیں کرنے کی آواز آئی "کیوں ماما بابا
آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ساتھ لے جاتے نہ مجھے بھی۔۔۔ اور زور زور سے رونے
لگی

دائین کو بھی اس پر بے ساختہ ترس اتا ہے اور پیار بھی

جب دانیل چہرے پر ہاتھ رکھا تو نمی محسوس ہوئی۔۔۔۔

پتا ہی نہیں چلا کہ کب آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے

دانیل اس کے لیے دل سے خوشیوں کی دعا مانگتی ہے۔۔۔۔

ارشین آہٹ پر مڑتی ہے کہ سامنے دانیل تھی۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر ارشین آنسوں صاف کرتی ہے۔۔۔۔

میری جان مجھے معاف کر دو میں بھی کبھی کبھی ڈانٹ دیا کرتی۔۔۔۔

"نہیں آپ کوئی بات یہ سب تو قسمت میں ہونا لکھا تھا۔۔۔۔ آپ کا کوئی قصور

نہیں۔۔۔۔"

دانیل اس کو گلے لگا لیتی ہے۔۔۔۔

کتنی کیوٹ ہے میری گڑیا۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کا رخسار چومتی ہے

ارشین شرم سے لال ہو جاتی ہے 😂😂😂😂 "بلش بلش"۔۔۔۔۔

وہ یہ بولتے ہی س کے رخسار پر ہاتھ سے چوٹکی کاٹتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپی نہیں کرے نہ 🙈

اور ساتھ ہی دونوں ہنس دیتی ہے۔۔۔۔۔



انزک نے آج اپنی ماں سے ملنے کا سوچا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس لئے آفس سے جلدی نکل گیا۔۔۔۔۔

انزک الگ اپارٹمنٹ میں رہتا ہے۔ کیونکہ جبران صاحب اس کے بارے میں جانتے تھے کہ

وہ لوگوں کی مدد تو کرتا ہے مگر غیر قانونی طور پر۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کے بہت دشمنی تھی۔۔۔۔۔

انزک نے بہت خوبصورت کوٹھی کے اگے گاڑی روکی

شام کا وقت ہے اس لیے گھر لائٹس سے جگمگا رہا ہے
وہ بہت خوبصورت اور وسیع لان سے گزر کر اندر لانچ میں داخل ہوا
سامنے ہی اس کی ماں صوفے پر بیٹھی کتاب رہی تھی۔

ان کا چہرہ دوسری جانب تھا

انزک نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔ "میرا بیٹا اگیا ہے"

وہ خوشی سے اس کو گلے لگا کر بولی۔۔۔۔۔

ماں آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں ہو۔۔۔ ہر بار پہچان لیتیں ہیں۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتا بولا۔۔۔۔۔

اس کے انداز پر گوہر بیگم مسکرا دی۔۔۔۔۔ "ماں جو ہوں تیری"۔۔۔۔۔ اچھا جاو

فریش ہو میں کھانا کھانا لگاتی۔۔۔۔۔

وہ ملازم کو کھانے کا بولنے چلی گئیں۔۔۔۔۔

انزک دس منٹ میں فریش ہو کر ڈائننگ ہال میں پہنچا جہاں مختلف کھانے کی قطار

تھی۔۔۔۔"

کھانے کے دوران جبران صاحب نے اس کو دیکھا وہ پوری طرح کھانے میں مگن

تھا۔۔۔۔"

کیا حلات ہے آپ کے بزنس کے برخودار۔۔۔۔۔"

وہ رعب دار آواز میں بولے۔۔۔۔۔"بہت اچھا بابا کل ہی ایک پروجیکٹ ملا ہے

کافی۔۔۔۔۔ وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب جبران صاحب دوبارہ بولے۔۔۔۔۔

"'''''''' میں دوسرے کام کی بات کر رہا ہوں کب ختم کرو گے وہ سب۔۔۔۔۔ اپ

جانتے ہیں کتنا

خطرہ ہے اس سب میں۔۔۔۔"

وہ سختی سے بولے۔۔۔۔۔"بابا مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے میں بس

دوسروں کی مدد۔۔۔۔۔"

"مدد کسی اور طرح بھی ہو سکتی ہے اپاں سے یہ سب کچھ چھوڑ رہے ہیں۔۔۔۔

"نہیں میں نہیں ہٹ سکتا پیچھے۔۔۔۔۔"

"تو نکل جائیں اور تب ہی آئے گا جب عقل آجائے۔۔۔۔"

وہ خاموشی سے جانے لگا۔۔۔۔ "یہ اپ کیا کر رہے ہیں ایک ہی تو بیٹا ہے ہمارا۔۔۔۔
وہ ساری گفتگو کے دوران خاموش تھی مگر جبران صاحب کے فیصلے پر ترپتے ہوئے
روکنے لگی۔۔۔۔۔"

نہیں ماما بابا بول رہے جانے کا تو چلا جاتا ہو مگر میں یہ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ اور گاڑی کی چابی لیے گھر سے نکل گیا۔۔۔۔۔

گوہر بیگم نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔۔۔ "اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔"



انزک ابھی راستے میں ہوتا ہے.... کہ اس کو دائم کی کال آتی ہے۔۔۔۔۔ (دائم اس کا
وفادار آدمی ہوتا جو ہر ایک بات کی خبر اس کو دیتا ہے)

وہ ڈرائونگ کرتے ہوئے بلٹو تھ لگاتا ہے۔۔۔۔۔"

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔۔۔ اس چیمہ کی وہ طنزیہ بولا۔۔۔۔۔ "سر آج رات وہ ڈر گز کے

دو کٹینر ڈلیور کرنے والے ہیں ہمارا آدمی بھی ساتھ ہی ہو گا اور باقی کا آپ کا پلان

۔۔۔۔ اسی کے ذریعے روکا جائے گا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ صبح۔۔۔۔

اور سب کو نو بجے تیار رہنے کا بولا کوئی گر بڑنہ ہو۔۔۔

وہ سختی سے بولا۔۔۔۔۔

وہ آپارٹمنٹ میں پہنچا اور پلان کے مطابق تیاری کرنے لگا

وہ دس منٹ میں فریش ہو کر باہر نکلا اس نے بلیک پینٹ اور بلیک ہی شرٹ تھی اس نے اپنا چہرہ ماسک سے کور کیا اور اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت وحشت ہے

۔۔۔۔۔"



رات کے بارہ بجے وہ گھر سے نکلا اور ایک کلب کے آگے گاڑی روکی۔۔۔

اس کو بتایا گیا۔۔۔۔۔ کہ مال کی ڈیل اسی کلب سے ہوتی ہے۔۔۔۔ اس لیے وہ ادھر

ایا۔۔۔۔۔

ہے اور اس کو یقین ہے کہ وہ دوسرا کام experienced کیونکہ اس کی ٹیم بہت

سنجھال لے گے۔

ان کو اس جگہ بھیجھا جہاں سے مال کی ڈیلوری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کلب میں داخل ہوا تو ہر جگہ شراب میں جھومتے لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔۔

وہ ہنکارا بڑھتا ایک روم میں گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ ڈیل کرنے والے کا پیچھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی اس روم کے پاس پہنچا اس

نے اس کے دماغ پر گولی ماری اس۔۔۔۔۔۔۔۔

کی گن مین بولیٹ سلینسر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے لاش کو ٹھکانے لگا کر روم میں

Hi dear گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر سب ایک دم خوف زدہ ہوئے مگر ان میں سے ایک بولا۔۔۔۔۔۔۔۔ اس

وقت

کمرے میں 5 لوگ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سرد تاثر سے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔ Meet evil A”

ساتھ ہی ہر ایک کو سکینڈ میں ڈھیر کر دیا۔۔۔۔۔

گولی ایسے چلائی جیسے روئی مار رہا ہے اور۔۔۔۔۔

اپنا کام کیا اور ایک آدمی جس کو نہیں مارا اس کو بلیک روم بیجھا۔۔۔۔۔

اور کلب سے جسے آیا۔۔۔۔۔ ویسے ہی چلا گیا۔۔۔۔۔



دائین جب ارشین کا موڈ ٹھیک کر چکی۔۔۔۔۔



تو اس کو کھانا کھلایا اور۔۔۔۔۔



دائین جب ارشین کا موڈ ٹھیک کر چکی۔۔۔۔۔

تو اس کو کھانا کھلایا اور رات دیر تک دین اور راشین باتیں کرتے رہے۔۔۔۔

-

"اچھا سنو راشین کل ہم مال جائے گے اور کچھ شوپنگ کر لے گے۔"

ہاں ٹھیک ہے اپنی آپ چلی جانا۔۔۔۔

راشین عام سے انداز میں بولی۔۔۔۔

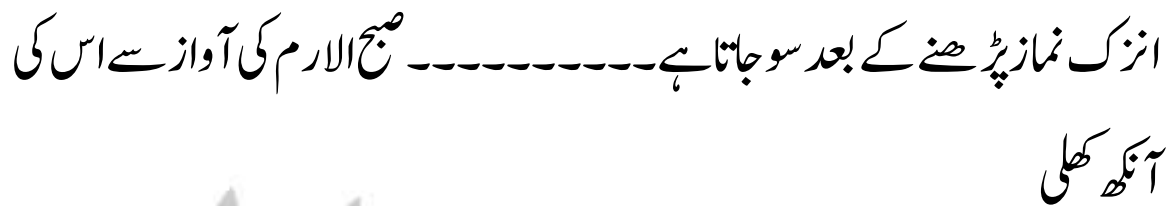
ارے۔۔۔۔۔ ہم دونوں جائے گے۔۔۔۔۔ اوے منہ ٹھیک۔ کروامی سے میں
بات کر لوں گی۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راشین ڈر جاتی ہے ٹائمہ کا سوچ کر مگر وہ اس کو اجازت لے کر جانے کا بولی۔۔۔۔۔ تو

ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ "چلو تم سو جاو۔۔۔۔۔ کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے اپنی۔۔۔۔۔ گوڈنائیٹ۔

اس کو ایک نظر دیکھ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔



کیونکہ اس کی اج بارہ بجے میسٹنگ ہے رات کو لیٹ سونے کی وجہ اس کی نیند پوری نہیں
 ہوئی تو دوبارہ سو گیا۔۔۔۔

کوٹ تھا اور کمرے سے نکل کر ناشتہ کیا۔۔۔۔۔

ماٹھے پر بال بکھرے ہوئے۔۔ نیلی آنکھوں میں سنجیدگی۔۔۔۔۔

وہ واقعی خوبصورت ہے۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ آفس کے لیے نکلا۔۔۔۔۔



وہ ابھی سارے گھر کا کام کر کے فارغ ہوئی تو نماز ادا کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

مصلہ تہہ کر کے وہ موڑتی ہے تو سامنے دانیں تیار کھڑی ہوتی ہے۔۔

چلو یار شوپگ پر چلیں۔۔۔۔۔ امی سے اجازت لے لی ہے۔۔۔۔۔

راشین سر ہلا کر چادر لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

اور دونوں گھر سے نکلی۔۔۔۔۔



ابھی وہ مین روڈ پر رکشے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یار وہ دیکھ رکشہ۔۔۔۔۔ ادھر تھوڑا سا دور ہے چل سڑک کرس کرتے۔۔۔۔۔

آپی ویٹ کر لیتے ہیں نہ۔۔۔۔۔

وہ ڈر کر منع کرنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

اھو کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔

وہ ابھی ادھی سڑک کر اس کرتی ہیں جب ایک گاڑی تیزی سے بڑھتی ہے۔۔۔۔۔

راشین ڈر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔



کاشان جو آفس سے میٹنگ کرنے کہ بعد گھر رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ سپیڈ درمیانی سے تھوڑی زیادہ ہو جاتی ہے وہ بروقت بریک لگا دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور راشین کو بہوش ہوتا دیکھ باہر آیا۔۔۔۔۔



کاشان پریشان ہو کر راشین کو دیکھنے آتا ہے۔۔۔۔۔

تب سامنے دانیل اس کو اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔ "اُم سوری مجھے

۔۔۔۔۔"

وہ ابھی ادھی بات بولا کہ داینین غصے سے بولی۔۔۔۔

پاگل ہو کیا نظر نہیں آتا کیا جہاز اڑا رہے ہو یا گرل فرینڈ سے ملنے کی جلدی تھی۔۔۔۔

اتنی تیزی سے گاڑی چلا رہے۔۔۔۔۔

وہ اس کو صلوات سنار ہی ہوتی ہے۔۔۔۔

کہ کا شان اس کو دیکھ کر کسی اور ہی دنیا میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسکی نظر اس کے چہرے پر ہی ٹھہر گئی۔۔۔ "براؤن آنکھیں جس میں کاجل لگا ہوا

۔۔۔۔۔ چھوٹی سی ناک۔۔۔۔۔ جس میں نوز پین تھی۔۔۔ اور ناک پھولا پھولا کر اس کو

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باتیں سنار ہی تھی۔۔۔۔

بھرے بھرے گلابی لب۔۔۔۔۔ اس کا دوپٹہ سر سے اتر کر کندھوں پر آ گیا۔۔۔۔۔ جس

سے اس کے لمبے بال چوٹیا میں مکید ہے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ کچھ بالوں کی آوارہ لٹیے اس کے گال چوم رہی تھی۔۔۔۔۔ "اوے مسٹر کدھر

۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی۔۔۔۔۔

اٹھاؤ اس کو اور ہو سپیٹل چلو۔۔۔

وہ اس کو اٹھا کر بیک سیٹ پر ڈالتا ہے اور دانیل اس کا سر گود میں رکھتی۔۔۔۔

کاشان دس منٹ بعد قریبی ہو سپیٹل کے سامنے روکتا ہے

راشین کو ایمر جنسی وارڈ میں لے جاتے

اور دانیل پریشان سی اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

کاشان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہوتا ہے اور گاہے بگاہے دانیل پر بھی نظر ڈال لیتا۔۔



کچھ دیر بعد ڈاکٹر آتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ ڈر کر بے ہوش ہو گئی تھی اس لیے وہ ٹھیک

ہے دانیل اجازت لے کر اندر جاتی ہے۔ راشین کو سکون کا انجکشن لگا۔۔۔ کہ وہ

تھوڑی پر سکون ہو سکے

کاشان چار جز پے کرتا ہے اور دانیل کو باہر آتا دیکھ اس کے پاس آتا ہے۔۔۔۔

لے لیں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ medicine یہ

ویسے آپ کا نام کیا ہے۔۔۔۔ وہ تسلی دے کر نام بھی پوچھ لیا "کیوں بتاؤں

---- میرے چاچے کے پتر ہو جو منہ پھاڑے نام پوچھ رہے ہو اور ہاں لڑکی سمجھ کر
کوی

فری ہوئے نا---- تو مکہ مار کر نکسیر پھوڑ دوں گی----

کاشان اس کے انداز پر اپنی مسکراہٹ دباتا ہے

اوکے---- کیا پ کوڈراپ کر دوں----

اس کی گھوری کو دیکھ کر وہ مصنوعی ڈرتے ہوئے چلا جاتا ہے



"چھوٹاپیک بڑا دھماکہ---- کو بڑا بڑا کار میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے..."

ہم---- بڑا ایا---- سارہ پلان خراب کر دیا اس بد تمیز نے----

کاشان کو سوسلو اتیں سناتی دانیں کے پاس چلی جاتی ہے-----



انزک رات کو لیٹ آفس سے نکلا۔۔۔۔۔

فلیٹ پہنچ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا کرنے کے انداز میں۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد فریش ہونے چلا گیا

اور کافی بنانے کے لیے کچن میں چلا آیا۔۔۔۔۔

اس کو کافی کی بہت طلب ہوئی۔۔۔۔۔

اچانک اس کا فون رنگ ہوا۔۔۔۔۔

کافی بناتے کال اٹینڈ کی کیو کے کا شان تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو سب ٹھیک ہے۔

۔۔۔۔۔

وہ مصروف سا پوچھتا ہے

۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ اداس سا بولا۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔ "کا شان نے اس کو کل کا سارہ واقعہ بتایا۔۔۔۔

مگر دانیل کی بات چھپا گیا۔۔۔۔

جو اس کی شان میں تعریف کی تھی وہ بات گول کر گیا۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں یار ویسے بھی لڑکی بے ہوش ہوئی تو نے گاڑی نہیں ماری نہ۔۔۔۔۔

اور بتا کیا ہو رہا۔۔۔۔۔"

وہ ادھر ادھر کی دو چار باتیں کر کے فون بند کر دیتا ہے "او کے خدا حافظ کل ملتے ہیں"

وہ بھر ر س می کلام کے بعد فون کاٹ دیتا ہے



دانیل را شین کو لے کر گھراتی۔

اس وقت شام سات بجے تھے۔۔۔

ثائمہ بیگم جو دانیل کے لیے پریشان سی ٹھل رہی ہوتی ہے دروازہ بجنے پر متوجہ ہوتی

ہے اور دروازہ کھولتی ہیں تو سامنے دانیں اور راشین کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ راشین کو باتیں سنا کر دانیں کو کمرے میں جانے کا بولی۔۔۔۔۔

امی اس کی طبیعت نہیں ٹھیک میں اس کو کمرے میں لے جا رہی ہوں وہ ڈری ہوئی ہے

۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم غصے سے گھور کر اندر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔ "تم بھٹیٹھو میں دودھ لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ۔ اس کو اپنے کمرے میں لے جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور۔ اس کے لیے دودھ لینے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ کچن سے نکل رہی ہوتی ہے کہ سامنے سی شاہنہ اتی ہے

۔۔۔۔۔

وہ ہمارے کمرے میں نہیں سوئے گی اس کو سمجھو۔۔۔۔۔

اتنا ہی مسئلہ ہو رہا ہے تو باہر صوفے پر سو جاو ایسے بھی میرے ساتھ سوے گی

وہ تحمل سے بول کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ غصے سے لال پیلی ہوتی کمرے میں اکرا اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔ "تم
ڈرو نہیں کوئی کچھ نہیں کہتا می تو سو گئی ہے ان کو کون بتائے گا کہ میرے پاس

سورہی۔۔۔۔۔

چلو دودھ پیو اور سو جاو۔۔۔۔۔

کیوں کہ وہ باہر سے کھانا کھا کر آئی تھیں۔۔۔۔۔

دائین اس کو تسلی دیتی سو جاتی ہے کیونکہ اس کو ٹائمہ کا ڈر تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی پر سکون ہو
کر سونے لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

دونوں کا سنگل بیڈ ہے اور راشین دین کے پاس سو جاتی ہے۔۔۔۔۔



صبح ارشین کی آنکھ دیر سے کھلتی ہے۔۔۔۔۔

ارے اٹھ جاو بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔

گھر کا کام کرو اور آئندہ تو اس کمرے میں سوتے دیکھا تو ٹانگے توڑ دوں گی۔۔۔۔

دائین یونیورسٹی کی تھی۔۔۔۔

ٹائم ایگم جب کمرے میں داخل ہوئی تو راشین کو بیڈ پر سوتے دیکھ اگ لگ گئی۔۔۔۔

اور اس کو چیختے ہوئے باتیں سنارہی تھی۔۔۔۔

اور ایک تھپڑ بھی مار دیا۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Drama

اور کمرے سے باہر نکالا۔۔۔۔

"اب روئی نہ تو ایک اور لگاؤ گی۔۔۔۔ شائبہ کے رشتے والے ارہے ہیں دوپہر میں کھانا

میں کچھ اچھا سا بنا لینا ساتھ کھیر بھی اور جب مہمان آئیں تو کمرے میں چلی جانا باہر

آئی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اس کو گھورتی ہوئی کچن سے باہر چلی جاتی ہیں۔۔۔۔

ضبط کرنے کے باوجود ایک موتی اس کی گال پر ٹوٹ کر بہتے ہیں۔۔۔

جنہیں بے دردی سے رگڑ کر صاف کر دیتی ہے۔۔۔۔

اور کھانا بنانے کے لیے چاول نکال کر چونتی ہے۔۔۔



دائین جب گھراتی ہے تو اس کو کچھ غیر معمولی حالات لگتے ہیں۔۔۔۔

پکن میں جاتی ہے تو راشین چولہے کے پاس کھڑی کھانا بنانے میں مصروف ہوتی

ہے۔۔۔۔

میری جان کیسی ہو؟ وہ پیار سے اس کے گال چوم کر بولی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ٹھیک آپ کی آپ کب آئیں۔۔۔؟

وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔۔۔

ابھی آئی ہوں

۔۔۔

کیا آج کوئی ارہا ہے جو کھانے والے بن رہے ہیں۔۔۔۔"

وہ تائی امی بول رہی تھیں کہ شبانہ آپنی کوریکھنے لوگ اریے ہیں تو اسی کی
تیاری۔۔۔۔۔

اوو او چھا چلو میں چہنچ کر کے اتی اور تمھاری مدد کروادیتی ہوں۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔

وہ اس کی سنے بغیر کمرے میں فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

پھر آکر اس کی مدد کروانے لگتی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد رشتے والے بھی آجاتے ہیں وہ ان کو لاونج میں صوفے پر بیٹھنے کا
بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ان کو ریفریشمنٹ سرو کرنے کو لگی۔۔۔۔۔

اچھا بہن ذرا بیٹی کو تو بلو ادے۔

"جی جی میں لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ داین کو شبانہ کو لانے کا اشارہ کرتی ہیں وہ سر ہلا

کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

"وہ شابنہ سے چند سوال کرنے لگتی ہیں اور ساتھ ہی لڑکے کی مس رنگ ڈال دیتی ہیں۔۔۔۔۔"

کوئی بات نہیں بیٹا ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ ان کو جلن بہت ہو رہی ہوتی۔۔۔

تو ثنائیہ ان کو باتھ روم لے جاتی ہے۔۔۔۔۔

جب وہ باہر آتی ہے تو کچن میں نظر پڑی۔۔۔۔۔

اور راشین کو دیکھ کر ثائمہ بیگم سے پوچھا۔) یہ کون ہے؟؟

وہ مصنوعی فکر مندی سے بولی۔۔۔

نالائق لڑکی بولا تھا نہ سٹور میں مرنا باہر کیوں نکلی۔۔۔۔۔

میرے گھر سے سر کا عذاب ہے تو منحوس۔۔۔۔

تائی جان معاف کر دے رات ہونے والی ہے کہاں جاؤں گی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔

تو بس نکل بہت برداشت کر لیا۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں رشتے والے منع نہ کر دے اور ان کی بیٹی کی خوشیاں اس کو نہ مل جائے۔۔۔۔۔

وہ اس کی سنی بغیر گھر سے باہر نکال دیا اس کے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

دائین راشین کی آواز سن کر اتنی ہے مگر تب تک اس کو نکال دیتی ہیں۔

امی وہ کہاں جائے گی ابھی۔۔۔۔۔

چپ اندر دفع ہو۔۔۔

بڑی آئی ہمدرد۔۔۔۔۔

وہ پیر پٹختی اندر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔



راشین ابھی چل رہی ہوتی ہے کہ اس کو پیروں میں درد ہونے لگتا ہے اس کے پاؤں

ہیں چیل نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ اور اس کو نکالتے ہوئے جب گھسیٹ رہی تھی تو پاؤں



اس پاس کافی گھنا جنگل ہے جہاں سے بہت کم لوگوں کی آمد و رفت ہوتی تھی۔۔۔

اس کو کو وجود درخت کے پاس بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔۔۔

وہ گاڑی سے اتر کر باہر آیا۔۔۔



راشین جو بھوک اور درد کی وجہ سے بار بار بے ہوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنی طرف اتے دیکھ وہ ڈر کر بھاگنے کے لیے جنگل میں جانے لگی۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔ زرز ز مجھے جانے دو خدا کا واسطہ۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب اتا ہے تو وہ ڈر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔



انزک جب اس کے پاتو و ہاستو وہ اسے کی منتے کرنے لگی۔۔۔

ارشین کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر وہ اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

بے ہوشی میں بھی اس کے چہرے پر ڈر نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

اندھیرا ہوتا ہے کافی جس کی وجہ سے اس کو ارشین کا چہرہ صاف دکھائی نہیں

[illegible]

اس کو اٹھا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیتا ہے اس پر کوئی بھی نظر ڈالے بغیر وہ ڈرائونگ سیٹ

پر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ اس کو لڑکیوں میں ذرا دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔

روم میں لے جا کر اس کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔

بلنکیٹ دیتے ہوئے اس کی نظر پیروں پر گی جو کافی زخمی ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اہ بھر کر کمر فرسٹ ایڈ باکس لے آیا اور اس کے زخم صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی بندھن تہج کرنے کے بعد وہ لائٹ اف کر کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔



اس کے جانے کے بعد دانیل بہت ادا اس ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ سوچتی ہے کہ شاید باہر ہو کدھر جائے گی۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر نکل کر ٹائمر بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تو وہ سو رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ دبے دبے پاؤں رکھتی دروازہ کھولتی ہے مگر کوئی بھی نہیں تھی وہ باہر نکل کر

ادھر ادھر نظر دھورتی ہے۔۔۔۔۔

مگر کوئی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے اپنے کمر میں اجاتی۔۔۔

وہ خاموشی سے روتے روتے نیند کی وادیوں میں چلی جاتی ہے۔۔۔

-



کاشان بیڑ پر لیٹا دامن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

اوف ہے تو چیتی۔۔ غصہ کرتے ہوئے کتنی کیوٹ لگتی ہے۔۔۔۔۔ میری چیتی اب تو تمہیں

اس چیتے کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے گی۔۔۔۔۔

وہ۔ دل ہی دل میں سوچ کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔



صبح اس کی سات بجے آنکھ کھلی۔۔۔

وہ فریش ہونے باتھ روم گیا۔۔۔

شاہر لے کر باہر آیا تو وہ باتھ روم میں تھا۔۔۔ کپڑے لے کر وہ ڈریسنگ روم میں
چینج کرنے گیا ڈریسنگ روم سے نکل کر باہر گیا

اور ناشتہ بنانے کے لیے کچن میں اگیا ارشین کے بارے میں بھول ہی گیا۔۔۔



ابھی وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھا جب اس کو کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیں۔۔۔۔

اس کو تب یاد آیا کہ رات کو وہ کسی لڑکی کو ساتھ لایا ہے۔۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

تو دیکھا کہ ارشین سوتے ہوئے چیخ رہی ہے۔۔۔۔

پلیزز زرتائی جان معاف کر دے۔۔۔۔ اسندہ غلطی نہیں کروں گی۔۔۔

کسی کے سامنے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔

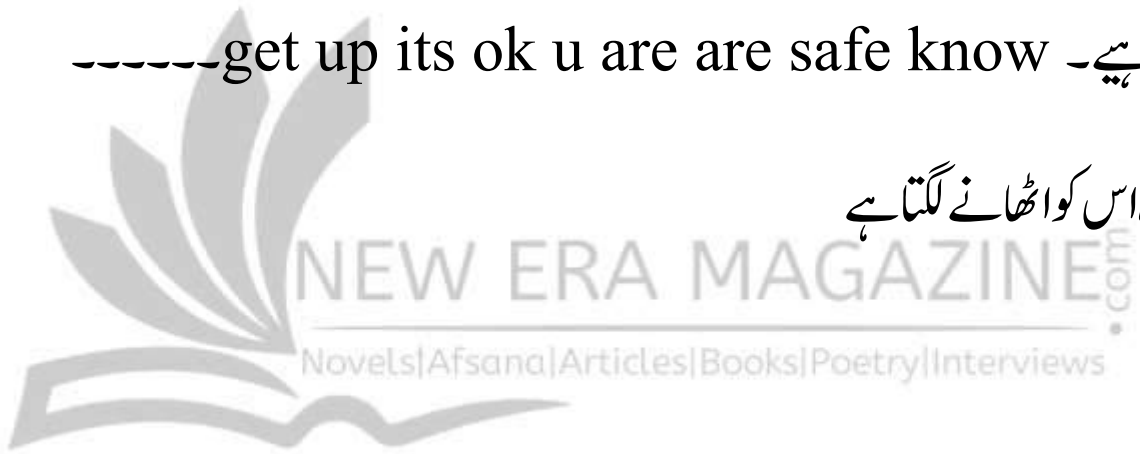
مجھے مت نکالے۔۔۔۔۔

وہ پسینے میں شرابور ہو گئی تھی اور بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جھکرا ہوا تھا۔۔۔

وہ فوراً اس کے پاس آیا اور اس کو اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

ہیے۔۔۔۔۔get up its ok u are are safe know

وہ اس کو اٹھانے لگتا ہے



راشین اس وقت اتنی ڈر جاتی کہ وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی

۔۔۔۔

جب وہ اس کے سینے سے لگی تو انزک ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔

اور اس کے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔ اس کو خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔ تو اس کی ہیزل

گرے آنکھوں میں دیکھا جو اس وقت سرخ ہو رہی تھی جس سے اس کی آنکھوں میں
کشش تھی وہ سر جھٹکتا نظرے جھکا گیا۔۔۔۔۔

جب اس کو ہوش آیا کہ وہ کسی انجان کے ساتھ ہے تو بے حد شرمندگی نے ان
گھیرا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

وہ ایک پل کے لیے ڈر گئی جب انزک نے اس کو ڈرتے دیکھا تو وضاحت دینے
لگا۔۔۔۔۔

کل اپ کی حالت ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے ساتھ لے آیا کوئی آپ کو نقصان بھی پہنچا
سکتا تھا۔۔۔۔۔

آپ کے گھر کا جیسے ہی پتا چلتا ہے۔ میں آپ کو لے جاؤ گا۔۔۔۔۔ وہ اس کو ناشتہ دیے کر
افس چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔



دائین صبح ناشتہ کیے بغیر ہی یونیورسٹی چلی جاتی ہے۔۔۔۔

اس کاموڈسار دان خراب ہی رہتا ہے۔۔۔ اور کلاس بھی بے دھیانی میں لیتی ہے۔۔۔ اس کی دوستی اس کو باہر جانے کا ساتھ بولی۔۔۔ مگر اس نے منع کر دیا۔۔۔ راستے میں اس کو کوئی رشتہ نہیں ملتا تو پیدال چکنے لگتی ہے اس کا گھر بھی ادھے گھنٹے کی دوری پر ہوتا ہے۔۔۔

مگر اچانک بے دھیانی میں گاڑی کے سامنے آ جاتی ہے
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
 یہی۔۔۔۔۔ تمہیں گاڑی چلانے نہیں آتی تو چلاتے کیوں ہو۔۔۔۔۔

ہر بار بار میرے راستے میں آ جاتے ہو۔۔۔۔

ٹھہر کی انسان۔۔۔۔۔

"محترمہ میں گاڑی صبح جگہ پر چلا رہا تھا اس بار آپ میری گاڑی کے سامنے تشریف لائیں ہیں اگر نہ روکت نہ تو ابھی آسمان میں ستاروں کے ساتھ ہوتی آپ ہو شاید کسی کے خیالوں میں گم تھی۔۔۔۔۔ شاید میرے۔

وہ شرارت سے اس کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

پہلے تو دانیل کو غلطی کا احساس ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کی آخری بات پر اس کو غصے

سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

اپنی اوقات میں رہو یو ٹیوڈے۔۔۔۔۔

وہ اس سے پہلے اپنی بات مکمل کرتی کا شان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

اور وہ اس کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔

میں کا شان ہوں آج کے بعد بھی یہی بولاو گی ورنہ نتیجے کی ذمہ دار آپ خود

ہو گی۔۔۔۔۔

وہ اس سختی سے اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔۔۔۔۔

دانیل کی زبان تالوں سے ہی چپک گئی تھی

امید کرتا ہوں کہ آپ میری بات سمجھ گئی ہیں۔۔۔۔۔

دانیل جذب کی حالت میں اپنی گدن ہاں میں ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔ "کا شان قہقہہ ضبط

کرنے کے چکر میں چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ دانیل جب ہوش میں آتی ہے تو زور

سے اس کے ہاتھ میں ناخن چبھتی ہے۔۔۔۔۔

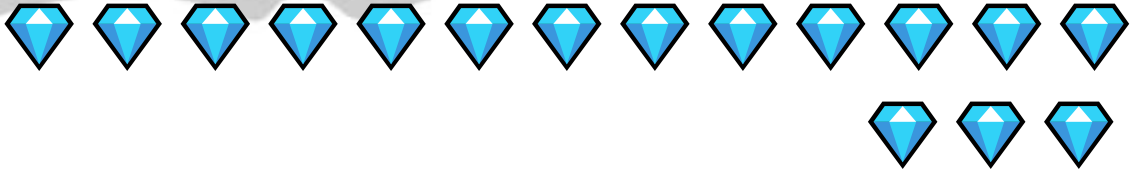
کاشان جیسے باڈی بلڑر کو کچھ ہوتا تو نہیں ہے مگر وہ اس کا ہاتھ کمر سے ہٹا لیتا
ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاگنے والے انداز میں چلنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

ارے او گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔

وہ ہانک لگاتا ہے مگر وہ انسنی کرتی اگے بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

کاشان بالوں میں ہاتھ پھیرتا گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔



ار شین سارا دن بور ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

انزک کے گھر ایک کام والی آتی ہیں جو گھر کی صفائی کر کے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی عمر چالیس سال ہوتی ہے

اور امانت دار بھی۔۔۔۔۔

وہ راشین کو دیکھ کر تھوڑا حیران ہوتی ہے مگر۔۔

--

وہ سوچتی کہ مجھے اس سے کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ راشین کو کھانا بھی کھلا دیتی ہے اس سے کوئی بات نہیں کرتی اور انزک کے آنے سے

پہلے چلی گئی۔۔۔۔۔

انزک رات کو آفس سے لیٹ آیا تھا۔۔۔ اتے اتے اس کو رات کے نو بج چکے

تھے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ راشین کو دیکھنے کمرے میں جاتا ہے تو وہ بے خبر سوئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اور اس کے بال تکیے پر بکھرے ہوئے تھے وہ اس کے قریب جاتا ہے اور اس کو کچھ

دیر ایسے ہی دیکھتا رہتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ نیند میں بے چین ہے۔۔۔۔۔ اس

کی

نظر پیروں پر پڑی جن کو وہ بار بار بیڈ سے رگڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کو یاد آتا ہے کہ وہ اس کی صبح پٹی چنچ کر کے نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔

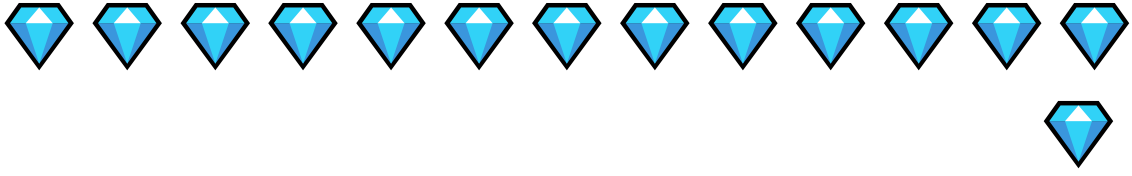
ہے

---- کلائی میں گھڑی ڈالتا ہے

اپنے بالوں کو جیل لگا کر کھڑے کرتا وہ کافی جاذب لگ رہا تھا اس کی پسینلٹی کی وجہ سے
 لڑکیوں میں کافی مقبول پایا جاتا ہے مگر وہ سب سے بے نیاز ہوتا گئے بڑھ جاتا۔۔۔۔۔
 تیار ہونے کے بعد خود پر ایک نظر ڈال کر ناشتہ بنانے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔
 وہ ارشین کے لیے بھی ناشتہ تیار کر کے کمرے میں داخل ہوتا ہے وہ اہسی ہی بے
 نیاز تکیے کو سینے سے لگائے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ رکھ کر چپ چاپ افس کے لیے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔ "یہ لڑکی پاگل کر دے گی
 مجھے۔۔۔۔۔ اس کا جلد از جلد پتا کروانا پڑے گا۔۔۔۔۔"

وہ کار چلاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے



دائین جب گھر میں داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تو سامنے ہی لاؤن میں وہ کرسی پر بیٹھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ ان کو نظر انداز کرتی اگے بڑھنے لگی جب ٹائمر بیگم اس کے پاس آئی اور بولی۔۔۔۔۔

"اگیا میرا بچہ تو ہاتھ منہ دھو کر امیں کھانا تیرے لیے کھانا گرم کر کے لاتی۔۔۔۔۔"

"امی کیا ہو گیا ہے آپ کو ذرا برابر بھی فکر نہیں ہے آپ کو کہ وہ اس وقت کدھر ہوگی

اتنی معصوم ہے وہ دنیا ہی کہاں دیکھی ہے کیسے کیسے لوگ ہوتے۔۔۔۔۔ جو ایک پل

نہیں لگاتے لڑکی کو نوچنے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بولتے بولتے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی

کہ ٹائمر بیگم نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔۔۔

اچھا بلا ٹلی سر سے۔۔۔۔

میں تو شکر کرتی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

چل اجا کھانا لگا دوں۔۔۔۔

وہ چیخ کر بولی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|It
نہیں کھانا کچھ بھی۔۔۔۔

اپ کھائے پیئے خوشیاں منائیں۔۔۔۔۔

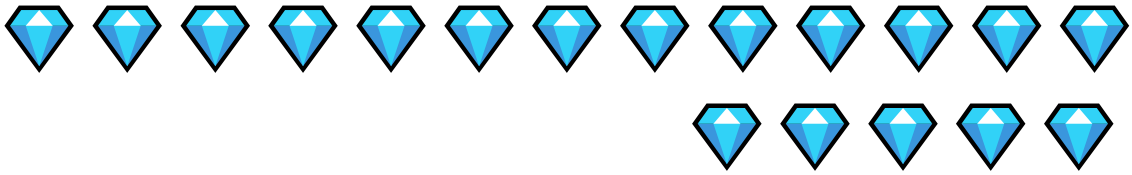
وہ روتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔۔

ہمممم شکر نہیں کرتی جان چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے میری بچی پر۔۔۔۔۔

راشین کو بدعائیں دیتی۔۔۔۔۔

وہ اندر چلی گئی۔۔۔۔

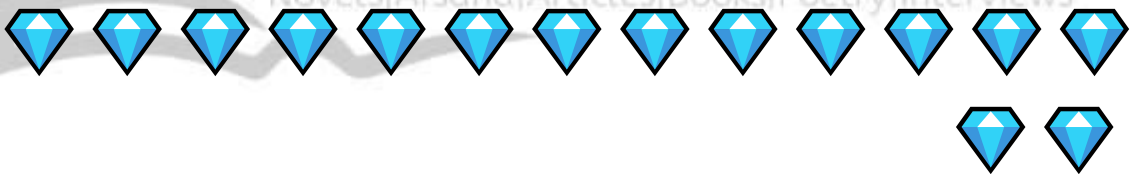


رات کو دانیں کے سامنے صبح والا منظر اگیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہممم ٹھہر کی اور لنگور رنا ہو تو۔۔۔۔۔

میں کیوں سوچوں اس پاگل کے بارے میں۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی سونے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔



ایک ہفتے بعد: ارشین کو رہتے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھ کر یہ سوچ رہی تھی کہ وہ انزک کو کیا بتائے گی۔۔۔۔۔ کہ اس کو تو

گھر سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔۔

میں جھوٹ بول دوں گی۔۔۔۔۔

کہ راستہ بھٹک گئی تھی اور تائی سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔۔۔

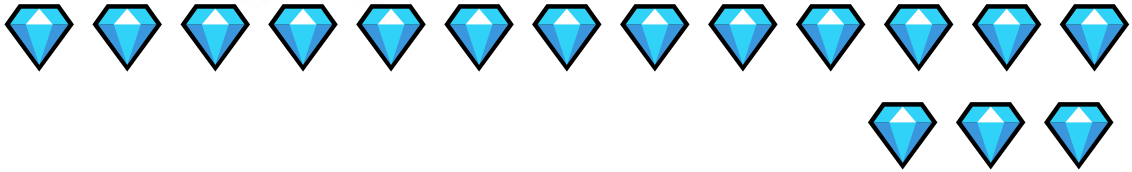
ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ ایسا ہی کروں گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچوں میں گم ہوتی ہے کہ کام والی آتی ہے۔۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔ صفائی کر دی ہے کھانے میں کیا بنانا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تو رہنے دو میں بنالوں گی وہ کندھے اچکا کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ کھانا بنانے کے لیے اٹھتی ہے۔۔۔۔۔



انزک آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔۔۔

جب کاشان داخل ہوا۔۔۔۔۔

اس نے ہلکا سا سر سامنے دیکھ کر واپس لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔

خیر ہو کیوں بلا یا ہے۔۔۔۔۔

وہ چہر گھسیٹ کر بھٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

نرک لیپ ٹاپ بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

یار کچھ ڈسکس کرنا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بول بھی کیا بات گھومارہا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر وہ اس کو اس رات سے لے کر ساری بات بتانا ہے۔۔۔۔۔

بات جب بتا دیتا ہے تو وہ سر پیچھے کر سی پر ٹکا دیتا ہے۔۔۔۔۔

واہ کیا فلمی سین ہوا۔۔۔۔۔

وہ اداکاری کرتے ہوئے ہاتھ سامنے ہوا میں پھیرتا ہے جیسے سامنے سین چل رہا ہو

آندھیر نگر میں لڑکی اکیلی جنگل میں۔۔۔۔۔

لڑکا بھاگتا ہوا جاتا ہے ہوا میں بال لہرا رہے ہیں اور لڑکی کو باہوں میں اٹھا

کر۔۔۔۔۔

وہ ابھی اداکاروں کی طرح اشاروں کے ساتھ بول رہا ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔ انزک اس کو



سے گھورتا ہے وہ واپس سنجیدہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔۔۔

مجھے محبت نہیں عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

اس کے وجود سے لے کر روح تک۔۔۔۔۔

روح عشق میں مبتلا ہو گیا ہو۔۔۔۔۔

اس کو سنجیدہ دیکھ کر کا شان بھی سیرس ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

تو تو بول دے نہ۔۔۔۔۔ آخر ایول اے ہے۔۔۔۔۔

مگر وہ بہت معصوم ہے۔۔۔۔۔

اگر اس نے انکار کر دیا ڈر کے۔۔۔۔۔ اس کا پتہ بھی کروالیا ہے بہت ظلم سہتے زندگی

گزار میں تو اس کو کاٹا بھی نہ چھنے دوں۔۔۔۔۔

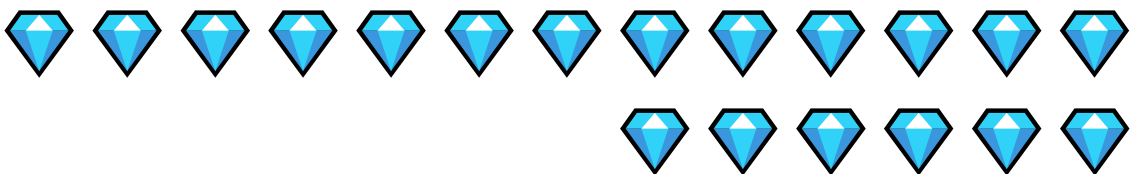
وہ ارشین کا چہرہ خیالوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

یار ٹینشن نہ لے سب اچھا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مان جائے گی۔۔۔۔۔

خدا کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔۔

وہ اہ بھر کر بولا۔۔۔۔۔



انزک افس سے جلدی گھر آ جاتا ہے۔۔۔۔

اس وقت شام کے سات بج چکے تھے۔۔۔۔۔

جب فلیٹ میں داخل ہوا تو ارشین کچن میں کھڑی سلاد کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

انزک اس کا ہولیہ دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اس نے اسی کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔ اور بیڈ شیٹ ڈوپٹے کی طرح لے رکھا

تھا۔۔۔۔

وہ سلاد کاٹ کر مڑی تو سامنے انزک اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اپ کب اے۔۔۔۔ ابھی آیا ہوں۔۔۔۔۔ اپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے کچن میں ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کی نظر سے کنفیوز ہوتی لڑکھڑا کر بولی۔۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔۔ میں بریانی بنائی ہے۔۔۔۔۔

فارغ۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ سوچا۔۔۔۔۔ بریانی۔۔۔۔۔ بنا
لوں۔۔۔۔۔

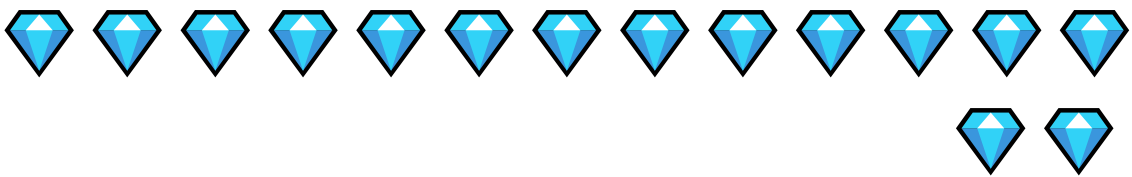
ہممم۔۔۔۔۔ وہ ڈونگے کا ڈھکن اٹھا کر دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

وہ اس سے نظر ملا کر بات نہیں کرتا تھا ادھر ادھر ہی دیکھتا تھا۔۔۔۔۔

کل میرے ساتھ چلنا شوپنگ کروادوں گا۔۔۔۔۔

میں ابھی فریش ہو کر اتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ محض ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔



لڑکے والوں کو شبانہ پسند آ جاتی ہے اور تین دن بعد نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کرنے کا
بولے۔۔۔۔۔

لڑکے کا کوئی لیڈر کی جیکٹ کا کاروبار تھا ان کو یہی بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور ثائمہ بیگم کو بھی وہ کافی پیسے والے لگے تو انھوں نے ہاں کر دی۔۔۔۔۔
 ان کے محلے میں رشتے کروانے والی تھی اسی نے یہ رشتہ دکھایا۔۔۔۔۔
 ثائمہ بیگم یہ سن کر آنکھیں ہی کھل گئی کہ لڑکے کا اپنا بزنس ہے۔۔۔۔۔
 اور کافی امیر ہیں۔۔۔۔۔

ان کو ڈر تھا کہ لڑکے کی ماں ارشین کو پسند نہ کر لے۔۔۔۔۔ اس لیے مار پیٹ
 کر کے گھر سے چلتا کیا۔۔۔۔۔

دائین بہت بے دلی سے ثائمہ بیگم کے ساتھ شاپنگ کرنے جاتی۔۔۔۔۔
 اس کو بہت دکھ تھا کہ اس کی ماں اتنے سکون میں کیسی ہے۔۔۔۔۔

کہ ایک یتیم کے ساتھ ظلم کر کے مطمئن ہو کر شادی کی تیاری کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

جب ثائمہ بیگم س سے پوچھتی کہ یہ چیز کیسی ہے وہ ہواں میں جواب دیتی

۔۔۔۔۔

وہ ارشین کے لیے دل سے دعا تھی کہ جہاں ہو ٹھیک ہو۔۔۔۔۔



وہ جب کھانا لگا چکی تو انزک کمرے سے باہر آیا اور مسکراتا ہوا چیر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ارشین اندر جانے لگی تو اس نے اس کو روکا۔۔۔ "اپ کھانا نہیں کھائے

گیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں میں بعد میں کھالوں گی۔۔۔۔۔

وہ بول کر جانے لگی جب انزک کی آواز پر روکی۔۔۔۔۔

اپ سے کچھ باتیں بھی کر لوں گا۔۔۔۔۔

اپ۔ کھا سکتی ہے کھانا اپ کی پلیٹ کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گا۔۔۔۔۔

وہ آخر میں شرارت سے بولا۔۔۔۔۔

وہ بھی واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اچھا اپنا نام تو بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ کھانے کی پلیٹ میں کھانا ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

تو روک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

میرا نام راشین ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ نائس نیم۔۔۔۔

اس نے دل سے تعریف کی۔۔۔۔

ویسے مطلب کیا ہے اس نیم کا؟؟؟

میں نہیں جانتی۔۔۔۔ بابا نے نیم رکھا ہے۔

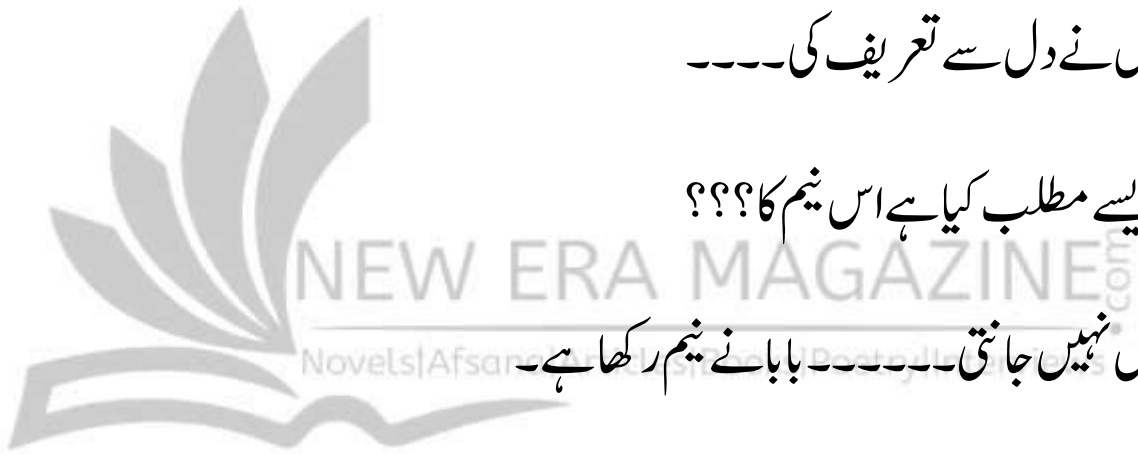
اچھا اچھا۔۔۔۔ گڈ۔۔۔۔۔

ویسے اپ اس دن سڑک پر۔ اکیلی کیوں تھی۔۔۔۔۔

راشین نے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

اور فوراً نظرے جھکا گئی۔۔۔۔۔

وہ س دن گھر۔ کاراستہ بھول گئی تھی۔۔۔۔۔



مارکیٹ سے رکشہ نہیں ملا تو پیدل چلنے لگی۔۔۔۔۔ کچھ لڑکے مجھے تنگ کرنے لگے تو

بھاگنے لگی بچ گئی تھی۔۔ مگر میں کسی اور ہی جگہ آگئی

وہ کھانے کی پلیٹ پر نظر ڈال کر بولی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ صبح۔۔۔۔۔

وہ اس کے بارے میں ساری انفارمیشن نکلا چکا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ اس کی بات بھی سننا

چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس کو حیرت ہوئی کہ وہ ایسی عورت کے لیے جھوٹ بول رہی ہے جس کو بالکل بھی

اس کی پروا نہیں ہے۔۔

اپ کے امی ماما بابا کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ انزک نے اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ محسوس

کی۔۔۔۔۔

اوہ۔ ایم سوری۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

اپ کس کے ساتھ رہتی تھیں۔۔۔۔۔

تائی کے گھر۔۔۔۔۔

وہ اتنا بول۔ کر۔ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

میں پتہ کروالیتا ہو



کیا آپ مجھے چھوڑ کر آئے گے۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کو شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ سب جانتا ہے

۔۔۔۔۔

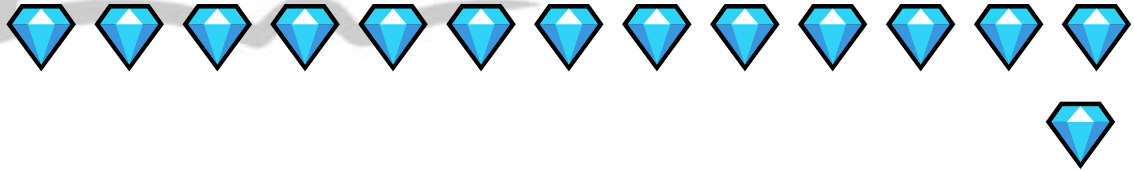
اس لیے حامی بھرلی۔۔۔۔

ارشین سوچ رہی تھی کہ وہ تائی امی کو منالے گی مگر ایسے کسی کے ساتھ نہیں رہے
گی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ انزک اس سوچ رہا تھا شاید اس ثائمہ بیگم کا رویہ بدل جائے اور۔ وہ ان سے شادی
بھی کر لے گا وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تھا

اس کی ماں نے اس کو عورت کی عزت کرنا سکھائی ہے۔۔۔۔۔

اس لئے وہ اس کی رضامندی سے اپنا ناچا ہوتا تھا۔۔۔۔۔



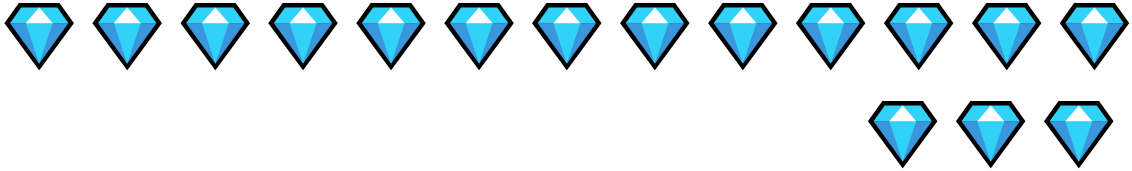
گھر کو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا۔۔۔۔۔

اور ان گھر میں ڈولکی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

اور اگلے دن مایوں رکھا۔۔۔۔۔

اس میں ٹائٹمہ بیگم کے رشتے دار اور محلے کی لڑکیاں اور عورتیں تھیں۔۔۔۔

جس سے گھر میں بہت رونق تھی۔۔۔۔۔۔۔۔



انزک کی اج بہت اہم میٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ جلدی نکل گیا گھر سے۔۔۔۔۔

وہ تقریباً سارا دن ہی میٹنگ میں مصروف رہا۔۔۔۔۔

اس لیے رات نوبے افس سے نکلا۔۔۔۔۔

راستے میں شوپنگ مال دیکھا تو ارشین کے حلیے کو سوچ کر اس کے لب مسکرا ہٹمیں

ڈھل گئے اور ارشین کے لیے کچھ ڈریس لیے اور گھر کے جانے کے لیے تیزی

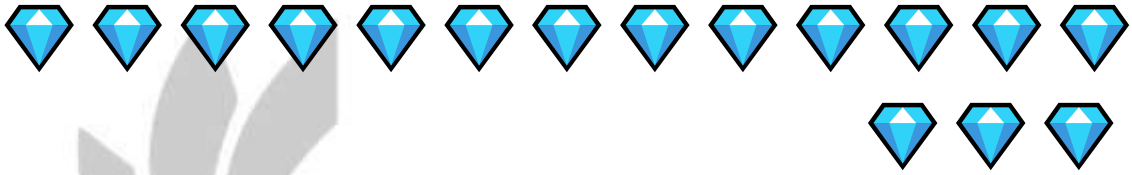
سے ڈرائونگ کرنے لگا کیونکہ گیارہ بج چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر پہنچا تو اندر داخل ہوتے س کو کافی خاموشی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

کمرے میں دیکھا تو وہ بلیکٹ سر تک لئے گہری نیند میں تھی۔۔۔۔۔

وہ اندر آیا اور صوفے پر شوپنگ بیگ رکھ کر باہر آگیا۔۔۔۔۔

فریش ہو کر وہ کچن میں گیا اور اپنے لئے کافی بنانے لگا۔۔۔۔۔



شبانہ کا آج مایوں تھا۔۔۔۔۔

گھر میں کافی رونق اور گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم تو شبانہ کے وارے نیارے جاد ہی تھیں کہ ان کی بیٹی کا نصیب کتنا اچھا ہے

۔۔۔۔۔

دائین کمرے میں بیٹھ پر لیٹی کسی غیر مرای نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

جب ٹائمہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

دائین جلدی سے تیار ہو کر نیچے اجاؤ تمھارے بابا کے دوست کی فیملی بھی ارہی ہے

تو میرا کیا لینا دینا ان سے۔۔۔۔۔

وہ اکتا کر بولتے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

پانچ منٹ میں تیار ہو کر او۔۔۔۔۔

وہ حکم دیتی کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

دائین منہ کے زاویے بناتی کپڑے لے کر۔۔۔ باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

ٹائمہ بیگم مسکراتے ہوئے دروازے پر گئی۔۔۔۔۔

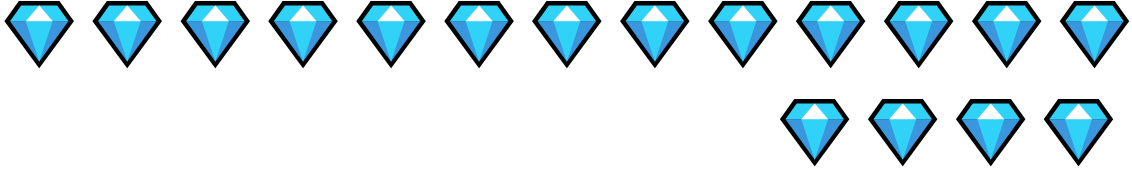
کیونکہ ان کے خاص مہمان جوائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم میں اپ۔ کاہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ کا شان کی امی سے گلے ملتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

سوری تھوڑا لیٹ ہو گئے دراصل ٹریفک بہت تھا۔۔۔۔۔

کاشان وضاحت دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔



کاشان کے بابا اکبر۔۔۔۔۔

دائین کے بابا حیدر کے بہت اچھے اور گہرے دوست تھے۔۔۔۔۔

ان کے بزنس میں پارٹنر بھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی وفات کا سن کروہ کافی دکھی ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس وقت وہ باہر امریکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ تھے۔۔۔۔۔

بزنس کا جو حصہ تھا وہ ان کی بیوی کو ہی دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

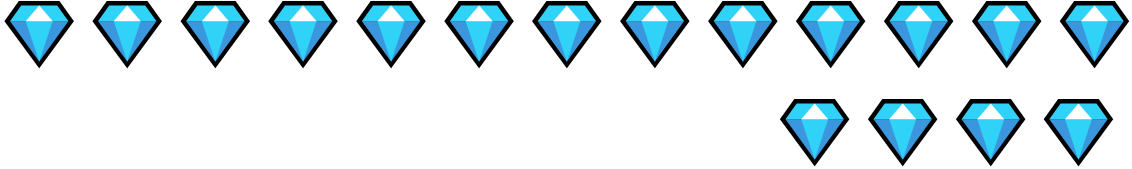
ان کا گزارہ کافی اچھے سے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

گھر زیادہ بڑا نہیں تھا مگر کافی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

چھوٹا سالانہ میں دو گھنٹے درخت ہیں۔۔۔۔۔ اور بہت خوبصورت پھولوں کی کیاریاں

بھی تھیں۔۔۔۔۔

اندر داخل ہو تو تین کمرے، سٹور روم اور کچن ہے اور لاونج بھی۔۔۔۔۔



ارے کاشان تو اتنا بڑا ہو گیا۔۔۔۔۔



ماشاء اللہ بھابھی اپ کا بیٹا تو چاند کا ٹکڑا ہے۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم مسکرا دی۔۔۔۔۔

اور بھائی صاحب کیسے ہیں۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر بھابھی بالکل ٹھیک۔۔۔۔۔

ائے اندر۔۔۔۔۔

وہ سب اندر لاونج کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

جس فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

انہوں نے شبانہ کو دعائیں دیں اور کچھ پیسے دیے۔

دائین جب کمرے سے باہر اتی دکھائی دی تو ثائمہ بیگم نے اس کو آواز دی۔۔۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry
 دائین ان کے پاس آگئی۔۔۔

جی امی۔۔۔

وہ۔ ان کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔

بیٹایہ اکبر بھائی ہیں تمہارے بابا کے دوست۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ ثائمہ اپ کی تو دونوں سیٹیاں بہت پیاری ہیں۔۔۔۔۔

دائین کی نظر فاطمہ بیگم سے ہوتے کاشان پر گئی تو اس کے ذہن میں پچھلی ملاقات

آئی۔۔۔۔

کاشان تو مبہوت سا بس اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ملٹی شید لہنگے میں بالوں کا میسی سا جوڑا بنائے۔۔۔

ہلکے میک میں پری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم نے ارشین کا پھو چھا کیونکہ ان کو اکبر صاحب نے بتایا تھا کہ ان کے پاس ان کی بھتیجی بھی ہے جس کو حیدر صاحب اس کے والدین کی وفات کے بعد اپنے پاس رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بتاؤ بھابی۔۔۔

اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی منہ کالا کر کے۔۔۔۔۔ ظاہر ہے ماں باپ جو گزر

گئے تو کون اس کی طرف متوجہ ہوتا۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اپ ایس میں چائے بھجواتی ہو۔۔۔۔۔

وہ ان کو کمرے میں لے گی اور صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔۔

دائین ان کے لیے چائے لو۔۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئی کیونکہ کاشان اس کو شرارت سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی نظروں سے گھبراتے کچن میں اگی۔۔۔۔۔

ماما میں اتا ہوں ایک کال کرنی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Urdu | English |

وہ دائین کو ڈھونڈتے کچن میں اگیا۔۔۔۔۔

ہاے۔۔۔۔۔

وہ دانت دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

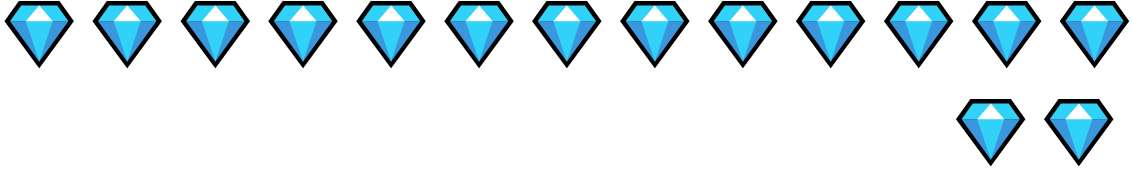
دائین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے دانت توڑ دے۔۔۔۔۔

یہاں سے جاو۔۔۔۔۔

ورنہ چائے کی پتیلی اپ کے سر ڈال دوں گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس کی بات کا جواب دینے والا تھا جب باہر کسی کے چیخنے کی آوازیں

سنائی دیں۔۔۔۔۔



ارشین کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر وال کلاک پر پڑی جہاں صبح کے پانچ بج رہے

تھے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے چپل اڑتی باتھ روم میں جانے لگی جب اس کی نظر صوفے پر پڑی جہاں
کچھ شوپنگ بیگ دکھائی دئے اس نے کھولا تو اندر کچھ ڈریس تھے جو زیادہ تر فراک

تھی۔۔۔۔۔

س نے ایک نظر اپنے اوپر ڈالی اور بلک کلر کا ڈریس لے کر باتھ روم میں گھس

گئی۔۔۔۔۔

باہر آکر اپنے گیلے بال ایسے ہی باندھ کر نماز ادا کرنے لگی پھر۔۔۔۔۔ بعد میں وہ اپنے

بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔

ناشتہ میں کافی وقت تھا۔۔۔۔۔

تو وہ چادر لے کر دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ صبح اٹھ بجے کھلی

سر پر سلیقے سے دوپٹہ او

ڑھ کر وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔ اسی وقت انزک بھی کمرے سے باہر آیا اور

اس کی نظر جب ارشین پر گئی۔۔۔۔۔ تو مبہوت سا اس کو دیکھتے گیا۔۔۔۔۔ کالے فراق

میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کر وہ کوئی کالج کی گڑیا جیسی معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک

نظر ڈال کر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اپ۔۔۔۔۔ کب ائے۔۔۔۔۔ وہ نظریں جھکائے ہوئے

بولی۔۔۔۔۔

جب اپ ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ بس ابھی دیتی۔۔۔۔۔ وہ پراٹھے لا کر

83



38

www.neweramagazine.com

ابھی مولوی صاحب انیں گے تو اپ تیار ہو جاو۔۔۔۔۔ وہ ارشین کو پیار کرتی کمرے
سے چلی گئی اور دانیں کے ساتھ گلے لگ کر خاموش
انسو بھانے لگی۔۔۔۔۔



دانیں نے اپنا لہنگا ارشین کو دیا جو بلڈ ریڈ کلر کا ہے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔
کوئی ارے ورے نہیں جاو ڈال کر اوہ برسا منہ بناتی واشروم چلی گئی۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر
بعد جب وہ باہر ای تو دانیں نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا اس کا پچھلا گلا کافی گہرا
تھا۔۔۔۔۔ اور اور ڈوری لگی تھی وہ ڈوری باندھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔ دانیں
اس کی ڈوری باندھ کر میک اپ کرنے لگی۔۔۔۔۔ ارے چپ۔۔۔۔۔ اتنی کیوٹ لگ
رہی۔۔۔۔۔ اسکی بات پر ارشین منہ بنانے لگی۔۔۔۔۔ دانیں کی ہسی نکل گئی اسکو تیار کیا
۔۔۔۔۔ اور سر پر دوپٹہ لے کر گھنگھٹ نکال لیا۔۔۔۔۔
کچھ دیر بعد مولوی صاحب اندر داخل ہے اور نکاح پڑھایا۔۔۔۔۔

وہ غائب دماغی سے جب نکاح نامے پر دستخط کر چکی تو تو اس کو شدت سے ماں باپ کی
کمی محسوس ہوئی۔ اکبر صاحب سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی اور باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

ایجاب و            

قبول کے بعد وہ ارشین کو بولانے چلی گئیں۔۔۔۔۔ کاشان اس کو شرارت سے دیکھ رہا
تھا۔۔۔۔۔ کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہا۔۔۔ اس نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔ کاش مجھے بھی
ایسے ہی محبت مل جائے۔۔۔ وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔

چل اوے وڈا ایاز یادہ ڈرامے نہ کر میسنے۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنسنے
لگے۔۔۔۔۔ دانیں اسکو باہر لے آئی چہرے پر گھونگھٹ دیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ
سب کی دعاؤں میں اسکو لے گیا۔۔۔

-             

نکاح میں سب شامل۔ تھے سوائے شبانہ اور ثائمہ بیگم کے۔۔۔۔۔ وہ نکاح تک باہر
نہیں آئی تھیں۔۔۔۔۔ امی یہ کیوں واپس آگئی ہے اور دیکھیں مسنی نے اتنا اچھا لڑکا
پھسا لیا۔۔۔۔۔ وہ نفرت سے پھنکاری۔۔۔۔۔

ہمیں کیا وہ۔ لڑکا خودی بھگت لے گا تیرے سسرال والے شکر ہے نہیں

شبانہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

دیکھ کر سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ لائٹ میک اپ اور مہرون لپسٹک سے سچے

ہونٹ اس کا ضبط از مار ہی تھی۔۔۔۔۔ اور لائٹ

سی جیولری بھی تھی۔۔۔۔۔ وہ۔ کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ انزک جی۔۔۔۔۔ وہ نظرے جھکائے اس کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔ جی انزک کی
جان وہ گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

جوار شین کے دل۔ کو دھڑکار رہا۔۔۔۔۔۔۔ میں ابھی تیار نہیں ہوں مجھے وقت
چاہیے۔۔۔۔۔ وہ اس کو محبت بھری نظروں سے دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں
جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔ جتنا وقت چاہیے ہو لے لینا۔۔۔۔۔ بس
چھوٹی چھوٹی گستاخی کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔

اس کے بولنے پر وہ لال ٹماٹر ہو گئی۔۔۔۔۔ انزک نے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی پہلی مہر
ثبت کی۔۔۔۔۔ اور پیچھے ہو کر اس کا بلش چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اور چیلنج کرنے چلا
گیا۔۔۔۔۔ جب وہ باہر آیا تو وہ دوسرے کمرے میں کپڑے بدلنے چلی گئی۔۔۔۔۔ وہ
جب کمرے آئی۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ جا کر صوفے پر جانے لگی
۔۔۔۔۔ وقت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ میرے سے بھاگوا دھر او بیڈ پر وہ تھوڑا سختی
سے بولا وہ آہستہ آہستہ چلتی سمٹ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔ انزک کو اس پر بہت پیارا آیا اور

اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ وہ اس کے سینے سے الگی۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ بھروسہ
رکھو۔۔۔۔۔

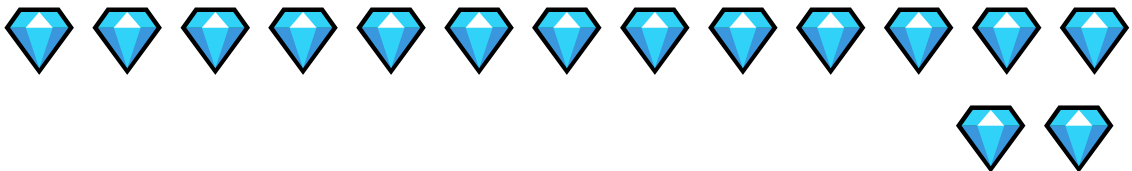
اور ساتھ ہی اس کو سینے میں بیچ کر نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔۔۔



دائین بھی اب کافی مطمئن ہو گئی تھی کہ ارشین جہاں بھی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔
کیونکہ

انزک اس کو ارشین کے لیے بالکل ٹھیک لگا۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کے لیے دعا کرتی سو گئی۔۔۔۔۔



اگلے دن شبانہ کی بارات تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم بہت خوش تھی ایک شبانہ کی شادی اور دوسرا کہ ارشین سے ان کو چھٹکارا مل گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم کا ارادہ تھا کہ دانیل کا نکاح کا شان سے ہو جائے مگر اکبر صاحب اور فاطمہ بیگم کا ارشین کے لیے ہمدرد ہونا ان کو بہت برا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے انہوں نے دانیل اور کا شان کے رشتے کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے وہ اسی رشتے والی سے دانیل کے رشتے کی بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کہ اس کے فرض سے سبکدوش ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر ان کو کیا پتہ تھا کہ ہوتا وہی ہے جو نصیب میں لکھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

دانیل نے بھی آج کے فنکشن میں خوش اور مطمئن لگ رہی تھی۔۔۔۔

کا شان اور اس کے والدین شادی میں شرکت نہیں کر سکے۔۔۔ کیونکہ۔۔۔

ان کو معلوم تھا ثائمہ بیگم کو ان کا انا چھا نہیں لگے گا

شبانہ کی بھی رخصتی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے کو چومتا ہوا اس سے الگ ہوا اور باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔

انزک چلتے ہوئے اس کے پاس آیا اٹھ گئی میری جان۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی تو اس کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

اس نے اگے بڑھ کر اس کے ڈمپلز پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

راشین۔ کی دھڑکن بے ساختہ تھی۔۔۔۔۔ اس کو لگا ابھی دل باہر اجاے گا۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر گلزار چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

انزک جی اپ جاے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاے ایسے نہ بولا کرو۔۔۔۔۔ دل کرتا ہے کھا جاو وہ اس کے گال زور سے چومتا ہوا

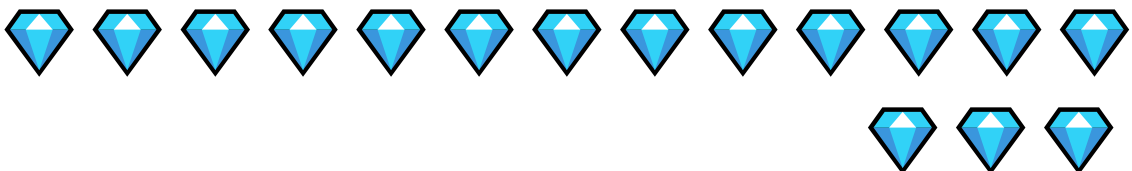
بولا۔۔۔۔۔

راشین اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے انکاری تھی اور وہ اس کے اس حرکت پر سر مزید

جھکائی۔۔۔۔۔

اچھا میں اتنا ہو نماز پڑھ کر اپ بھی نماز ادا کر لو۔۔۔۔۔

وہ س کو ماتھا چومتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



جب وہ کچھ دیر کے بعد نماز پڑھ کر آیا تو راشین مصلے پر بیٹھ کر دعا مانگ رہی تھی

ارے ادھر تو او میری جان-----

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی....

وہ مجھے نیندار ہی ہے----- 😂😂😂😂 وہ بولتے ساتھ ہی اس چادر منہ

تک لے کر سو گئی-----

انزک کا قہقہہ بے ساختہ تھا-----



شبانہ کمرے میں بیٹھ کر اپنے شوہر کا انتظار کر رہی تھی-----

جب اچانک کوئی اندر آیا اور کمرہ لو کڈ ہونے کی آواز آئی-----

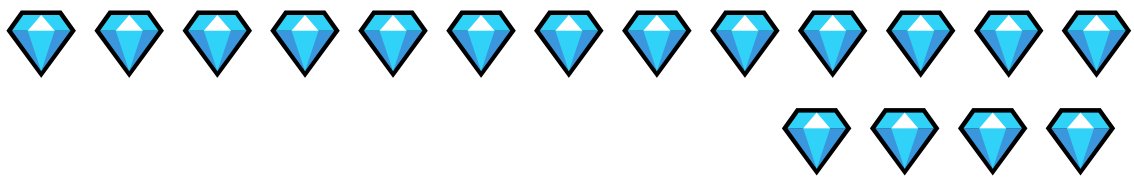
وہ خود میں سمٹی-----

کوئی چلتا ہوا اس کے پاس آیا----- اور پاس آکر بیٹھتے اس کا گھونگھٹ اٹھایا-----

شبانہ نے جب سامنے دیکھا تو خوف سے آنکھیں پھیلائے سامنے بیٹھے ادھی کو دیکھنے لگی

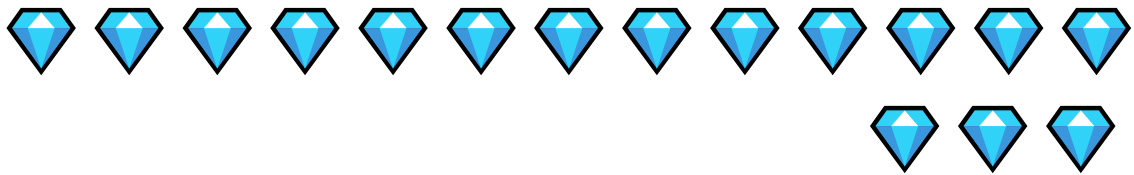
یاد

انے لگیں



کاشان اس وقت کار میں بیٹھ کر افس کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس لیے اس کا موڈ تھورا خراب تھا۔۔۔۔۔



اللہ اللہ کر کے اج اس کی چھٹی شام میں ہوگی۔۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھ کر گھڑی

سے ٹائم دیکھا۔۔۔۔۔ تو اس وقت پانچ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور گھر کے راستے میں موڑ دی۔۔۔ کاشان کا گزریونی والے راستے سے ہو رہا تھا۔۔۔ کہ اس کو دانیل پونی کے گیٹ سے نکلتی دکھائی دی۔۔۔

وہ کافی پریشان دکھ رہی۔۔۔ گاڑی سے نکل کر اس کے پاس جانے والا تھا۔۔۔ کہ
اس نے سوچا اس کو دیکھ کر کہیں تھپڑ رسید نہ کر دے اس لیے واپس گاڑی سٹارٹ کر
نے لگا۔۔۔۔

کچھ یونی کے لڑکے باہر نکل کر دانیں کو تنگ کرنے لگے۔۔۔

چاہے وہ جتنی مضبوط ہے لیکن پھر بھی تھی لڑکی ہی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈرائے کانپنے
لگی۔۔۔۔۔

اور اس گروپ کا ایک لڑکا اس کا ہاتھ پکڑنے والا تھا کہ کسی نے وہی ہاتھ پیچھے لے جا کر
بڑی تیزی سے مڑوڑا۔۔۔۔۔

وہ پٹھی انکھوں سے اس کا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کاشان نے اسکے منہ پر ایک، دو۔ اس کے بعد کی مکے مارے جب وہ ادھ مرا ہوا تو اس کو
وارن کیا۔۔۔۔

اج کے بعد دانیں کو دیکھنا تو دور سوچا بھی نہ۔۔۔۔

زندہ گاڑیوں کا زمین میں۔۔۔

اس کو وہی چھوڑ کر وہ دانیں کا ہاتھ پکڑے گاڑی تک لے گیا۔۔۔۔

جب وہ گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا تو دانیں یک دم شوک سے باہر آتی۔۔۔۔

اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔۔

چھوڑ دو چلی جاؤں گی زیادہ ہیر و مت بنو بچا لیا نہ بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی سنے بغیر اس کو گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

اور اس کو اندر دکھا دیا اور خود بھی بیٹھ کر بڑی تیزی سے دروازہ لوک کیا۔۔۔۔۔

اور از کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنی طرف ہلکا سا کینچا وہ اس کے قریب آگئی۔۔۔۔۔

تب بھی شیرنی بنتی نہ جب وہ لڑکے تنگ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

دانیں نظر جھکا گئی۔۔۔۔۔

ڈر گئی تھی میں۔۔۔۔۔

وہ ایک دم رونے لگی۔۔۔۔۔

ور کپکپاتے انسو رگڑ کر صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

کاشان کی نظر اس کی سرخ ناک

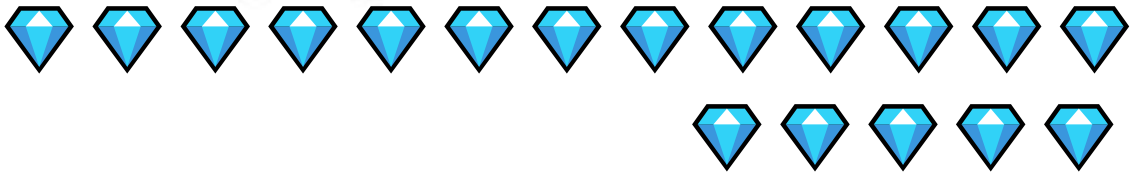
اور کپکپاتے ہونٹوں پر ہی ٹھہر گئی وہ تھوڑا نرم پڑا۔۔۔ اس کو سیدھے بیٹھا دیا۔۔۔

ابھی میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔

شام ہو گئی ہے۔۔۔

وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

وہ دروازے کو انلاک کرتا باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف موڑ دی۔۔۔۔



شبانہ جب ہوش میں آئی تو سامنے گھڑی پر نظر ڈالی جو صبح کے گیارہ بج رہی تھی

اسی وقت کمرے میں کاشف آیا۔۔۔۔۔

اور اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ جب شبانہ ہوش میں آئی اس کی طرف بڑھی اور اس

کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔۔

تم کمینے انسان شرم نہیں انی ایسا کام کرتے۔۔۔

اپنی ہی بیوی کو دوسرے کے اگے پیش کر رہے۔۔۔۔۔

اللہ کرے برباد ہو جاو۔۔۔۔۔

شبانہ دلہن کے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی اس کی بکھری حالت کل کے واقعے کی گواہی
دے رہی تھی۔۔۔۔

اوپلیز ڈارلینگ!!!! ایسے اہیں تو روز سنتا ہوں اور یہ رہی طلاق وہ اس کی طرف لفافہ
اچھالتا ہے۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں سے وہ کھولتی ہے تو طلاق دیکھ کر نیچے گرنے والے انداز میں بیٹھتی ہے
۔۔۔ دوسرا سر پر اتر رہا ہے کہ اب تم لندن جا رہی۔۔۔ بہت پیسا ملا ہے
تمہارا۔۔۔۔۔

وہ شیطانی مسکراہٹ لیے ہسا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔

Enjoy your wonderful trip and life

اس کے جانے کے بعد وہ ہوش میں آتی دروازے کی طرف ای لوک گھمایا تو وہ کھلتا
گیا۔۔۔۔۔

اس کو یہاں سے نکلنا تھا اس لیے باہر ادھر ادھر دیکھا تو لاونج خالی تھا شاید وہ کسی کمرے
میں داخل ہو گیا تھا اس لیے دبے پاؤں باہر تک آئی تو اس کے پاؤں میں جوتا نہیں
تھا۔۔۔۔۔

گارڈز باہر پہرہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔
وہ لان کی پچھلی طرف ائی کیوں کے دیوار زیادہ بڑی نہیں تھی۔۔۔۔۔ تو اسانی سے باہر
نکل سکتی تھی۔۔۔

وہ جیسے تیسے گھر تک پہنچی۔۔۔۔۔

اور دروازہ بجایا۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم کو لگا دین ائی ہے انھوں نے مسکراتے دروازہ کھولا تو سامنے دروازے کا
سہارا لے کر بمشکل کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کی لوٹی پوٹی حالت دیکھ ٹائمہ بیگم کے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔۔

جب کے بمشکل اندرائی ہی تھی کہ غش کھا کر زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔

ٹائمہ بیگم ساتھ والے گھر سے کسی کو بلا لائی اور ڈاکٹر کو فون کر دیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کچھ دیر بعد آیا تو اس کا چیک اپ۔ کیا اور بتایا کہ ان کو شک لگا ہے یا کچھ ٹینشن ہے

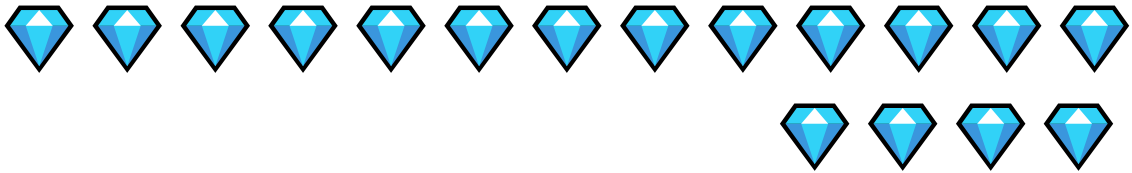
جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی۔۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کو چھوڑ کر اندر بیٹھ گئی شبانہ کے پاس وہ نیند میں بھی کافی ڈری ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹائمہ بیگم کے آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے کہ اس کے ساتھ ہو کیا ہے اور اس کے

ٹھیک ہونے کی دعا کرنے لگی۔۔۔۔۔



انزک نے انچ پورا دن ارشین کے ساتھ گزارا۔۔۔۔۔ اس کو باہر مال بھی لے گیا اور

بہت سی شوپنگ بھی کروائی۔۔۔۔۔

وہ تو بس نہ نہ کرتے رہ گئی۔۔۔۔۔

مگر اس کی گھوری پر وہ کیوٹ سامنہ بن لیتی۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر۔۔۔۔۔ وہ گھر پہنچے۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک بھر پور دن گزارا۔۔۔۔۔

شام ڈھلے وہ گھر لوٹے۔۔۔۔۔

اپ فریش ہو جائے میں چائے لے کر اتی ہو وہ سر ہلا کر اندر کمرے میں چلا گیا.....

NEW ERA MAGAZINE

جب باہر آیا تو وہ چائے کپ میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کی کمر اپنے سینے سے لگا کر کندھے پر ٹوری رکھی

۔۔۔۔۔

وہ شرم سے دوہری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔۔ چائے پی لے انزک جی۔۔۔۔۔ اس کی حالت پتلی ہوتے دیکھ وہ س سے

دور ہوا اور کپ لے کر لاونج میں گیا وہ بھی تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

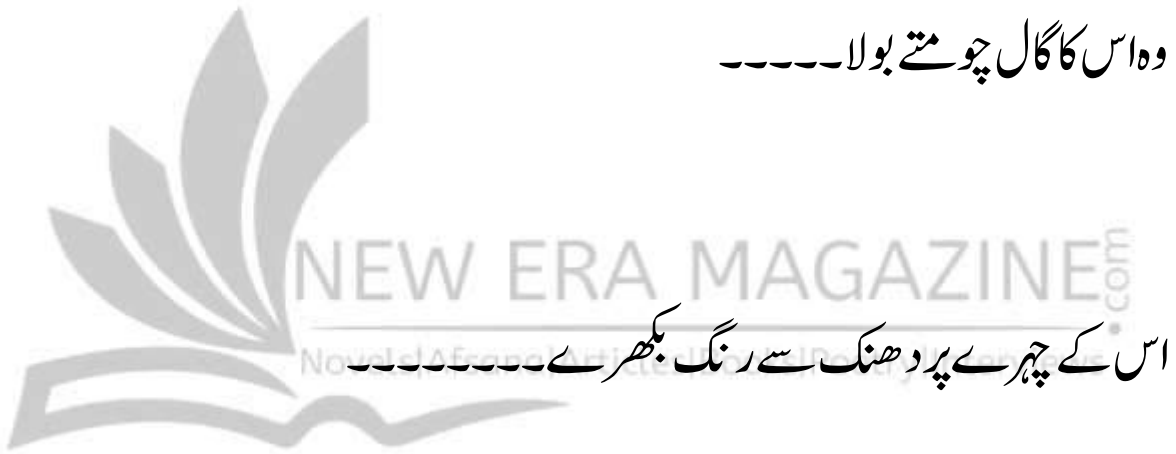
واہ بہت اچھی ہے۔۔۔۔

وہ مسکراہ دی۔۔۔۔۔

انزک جی ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔

جی انزک کی جان ایک کیوں سو پوچھے۔۔۔۔۔

وہ اس کا گال چومتے بولا۔۔۔۔۔



اس کے چہرے پر دھنک سے رنگ بکھرے۔۔۔۔۔

کیا پوچھنا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس کی جھجک ختم کرتے چوچھا کہ کیا بات پوچھنا تھی۔۔۔۔۔

اپ کے امی بابا کدھر ہے۔۔۔۔۔

اس نے ایک اہ بھری اور ساری بات بتائی۔۔۔۔۔

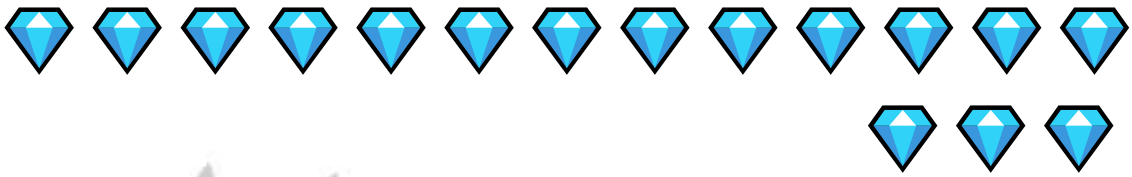
یہ بھی بتایا کہ وہ بزنس کے علاوہ کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔

اپ برا تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔ وہ اس کو

حوصلہ دیتی بولی۔۔۔۔

انشاللہ۔۔۔۔

اور دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔



کاشان نے دانیل کے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔۔۔۔ راستے میں دونوں خاموش ہی تھے ان

میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گاڑی سے اتری

اور پیچھے دیکھے بنا گیٹ پار کر گئی۔۔۔۔۔

کاشان نے اپنا سر سیٹ کے پیچھے ٹکا دیا اور آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سیدھے ہوتے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو بھی ہے ہیں تو ماں نہ۔۔۔۔۔

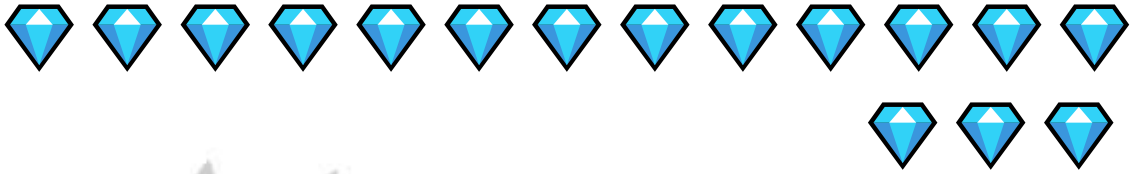
اس لیے وہ مسکراتے کمرے میں داخل ہوئی مگر وہ اپنی جگہ سناکت کھڑی

سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کو شام کا سارا واقع سنا دیا جس کو سن کر وہ شو کڈ ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ جیسی بھی ہے مگر اس کی بہن ہے اس کے ساتھ براہونے کا دکھ اس کو بھی ہوا

دونوں ماں بیٹی گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔۔



شبانہ کی صبح انکھ کھولی تو چھت کو ہی گورتی رہی۔۔۔۔۔ انسو نکل کر تکیے میں جذب ہو

رہے تھے۔۔۔۔۔
 ثائمہ بیگم ناشتہ لے کر اس کے کمرے داخل ہوئی۔۔۔۔۔

میرا بچہ۔۔۔۔۔ اٹھ گیا۔۔۔۔۔ چل اٹھ جانا شتہ کر لے۔۔۔۔۔ کل سے بھوکی

ہے۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی ان گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ لگی چھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ سب۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ وہ ہچکیاں لے کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔

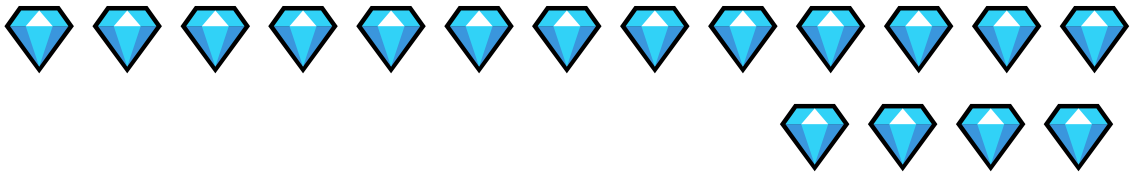
کیا مطلب-----

اس نے روتے ہوئے ساری بات بتادی----- اس کی باتوں سے ٹائمہ بیگم کا کلیجہ
پھٹنے کو تھا مگر برداشت کر گئی-----

میری بچی! وہ تیرے قابل ہی نہیں تھا----- وہ اس کو ساتھ لگائے اس کی سر پر
ہاتھ پھیرتے بولی-----

امی دیکھیں ارشین کے ساتھ اتنا برا کیا میں نے----- سزا ملی ہے-----
اس کی بات سن کر وہ شرمندہ ہو گئی اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی توبہ کی-----
ایک بار ارشین اجائے----- پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لوں گی-----

وہ دل میں سوچتے س کو بہلا کر ناشتہ کروانے لگی-----



ارشین اٹھی تو اس کی نظر وال کلاک پر پڑی تو صبح کے نو بج رہے تھے-----
اس نے ایک نظر انزک کو دیکھا اور مسکرا کر باتھ روم میں چلی گئی-----

کچھ دیر بعد نم بالوں کو کور کیے باہر ائی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہر تو لیا اتار
 کر سائیڈ پر رکھا اور کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔ انزک بھی جاگ گیا۔۔۔۔۔ اور اٹھ کر
 بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اٹھ گئے آپ۔۔۔۔۔ میں آپ کو ہی اٹھانے والی تھی۔۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے قریب آ گیا۔۔۔۔۔

وہ شیشے میں اس کا اور اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ارشین کی نظریں جھکی ہوئی تھی



میری جان سامنے شیشے میں دیکھو۔۔۔۔۔

اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔۔۔۔

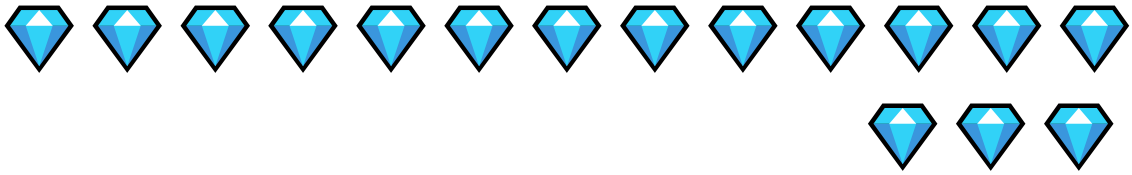
دیکھو۔۔۔۔۔ اللہ جی نے کتنا مکمل کر دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔ اور اتنی کیوٹ سی بیوی بھی

دی۔۔۔۔۔ وہ کہتے ساتھ ہی اس کے گال پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔۔

ارشین کی پلکیں دوبارہ سایہ فگن ہو گئی۔۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنانے جا رہی۔۔۔۔۔ وہ کہتے ساتھ ہی باہر بھاگی۔۔۔۔۔

کب وہ نیند میں چلا گیا اس کو پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔



شام کو جب آیا تو سیدھا کمرے میں داخل ہوا تو۔۔۔۔۔ ارشین کو دیکھ کر مبہوت سا اس کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

اپ اگئے۔۔۔ میں نے کپڑے بیڈ پر رکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ارننگ کان میں ڈالتی
مصرف تھی جب بولتے بولتے سامنے دیکھا تو وہ اس کو فرصت سے دیکھنے میں محو
تھا۔۔۔۔۔ میں پتا ہے کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔
کیا۔۔۔۔۔

وہ سوچنے والے انداز میں ٹھوری کے نیچے انگلی رکھ کر کسی غیر مرئی نقطے کو
دیکھتے بولا تو ارشین نے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

کہ ہم نہیں جاتے کیا۔۔۔۔۔ اب تم مجھے روک رہی ہو جانے سے۔۔۔۔۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا۔۔۔۔۔

ہاے۔۔۔۔۔ اتنی معصوم کیوں ہو وہ اس کی آنکھیں چومتا بولا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کے ڈیپ ریڈ لیپسٹیک والے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔۔۔۔ راشین تو محظ کرنے والی ہو

نئی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

س نے بلک کلر کی ساڑی پہن رکھی تھی جو اس پر کافی خوبصورت لگ رہی

انزک بار بار اس کو معنی خیز باتوں سے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس وقت پارٹی پر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس کی باتوں سے ارشین کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس کو بار بار گھوری سے نواز دیتی۔۔۔۔۔ جس پر انزک کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ پارٹی میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے نکلا اور ارشین کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔۔۔

وہ داخل ہوئے تو۔۔۔۔۔ اعظم صاحب۔۔۔۔۔ جن کے بنگلے میں پارٹی رکھی گئی

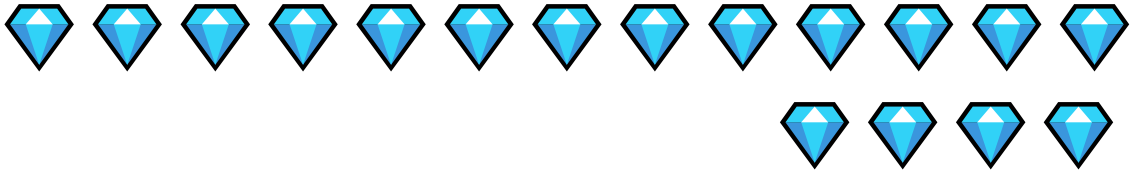
تھی۔۔۔۔۔

اور بہت بڑے بزنس مین تھے ان کی کافی اچھی بات چیت تھی۔۔۔۔۔

پارٹی کا انتظام باہر وسیع لان میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

کیسے ہیں انزک صاحب۔۔۔۔۔ وہ ان سے بغلگیر ہوتے حال چال چوچھا۔۔۔۔۔

میں بالکل فٹ اور یہ ہے میری وائف۔۔۔۔۔ اسلام علیکم بھابھی۔۔۔۔۔ وہ ان کی



و میٹر ارشین کے پاس آیا اور ٹرے اس کے سامنے کی کہ وہ گلاس اٹھالے۔۔۔۔۔

اس کے بولانے پر وہ میٹر کی طرف متوجہ ہوئی جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

میم اپ جو س لے گی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ارشین کو بھی پیاس لگی ہوئی تھی تو اس سے گلاس لے لیا۔۔۔۔۔

اور ایک ہی سانس میں پی لیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاتھ میں پکڑا گلاس گھورنے لگی۔۔۔۔۔ گلاس زور سے ٹیبل پر پٹخنے کے انداز میں رکھا۔۔۔۔۔ مگر وہ ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر زمین پر گرے گلاس کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ ہاے اوے گلاس

تو ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔۔۔

اب موٹی) ثنائیہ بیگم (اکرمارے گی۔۔۔۔۔

میں انزک جی کو بتاؤ گی میں نے نہیں پینھکا۔۔۔۔۔ وہ بمشکل اٹھتے ہوئے

بولی۔۔۔۔۔ انز جیسی سیسی۔۔۔۔۔ وہ زور سے آواز

دینے لگی۔۔۔۔۔

انزک جو اسی طرف رہا تھا۔۔۔

اس کی آواز سن کر اس کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

مگر ارشین کو لکھڑا کرتے اس کو حیرانگی ہوئی۔

اپ ادھر ہیں۔۔۔ میں کب سے آپ کو بلا رہی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے اپ کو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہوتے بولی۔۔۔۔۔ اور اچانک اس پر
جھک گی۔۔۔۔۔

انزک بھی بہت حیران ہوا۔۔۔ ساتھ ہی وہ پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔ کچھ بولتے بولتے وہ بیڈ پر
لیٹ گئی۔۔۔۔۔ شاید وہ سوچکی تھی۔۔۔ انزک نے مسکراتے
ہوئے اس کے جوتے اتارے

اور اس کو بستر پر صبح سے لیٹا کر چینج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



دائین یونی نہیں گی تھی۔۔۔۔۔ وہ شبانہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ چپ چاپ لیٹی
چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

دائین اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ شبانہ فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو جائے گا
۔۔۔۔۔ شکر ہے بچ کر نکل آئی۔۔۔۔۔ وہ اس کو تسلی دیتی بول رہی تھی جب اس کی
روتی ہوا آواز اس کو ساکت کر گئی۔۔۔۔۔

سب کیسے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے مجھے کسی کے ہاتھوں بچ دیا۔۔۔۔۔ نوچ

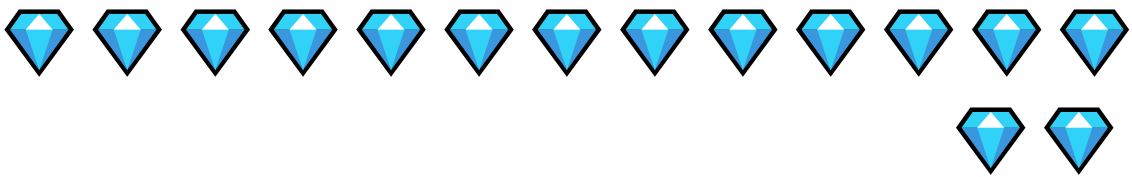
ڈالا ہے اور کیا بچا ہے میرے پاس۔۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔

میری جان فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔ پلیر اللہ پر بھروسہ ہے نہ۔۔۔۔۔
وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔ تو بس شکر کرو کے اگے نہیں چلی گئی اگر تم
ہمت نہ دیتے ہال جی تو کیسے پہنچتی۔۔۔۔۔ اللہ سے دعا کرو وہ سب ٹھیک کریں
گے۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اس کو گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔ چلو میں تمہارے لیے کچھ لاتی
ہوں۔۔۔۔۔ وہ سر

ہلا کر واپس لیٹ گئی۔۔۔۔۔



کاشان اس وقت اکبر صاحب اور فاطمہ بیگم کے کمرے میں بیٹھا تہہ باندھ رہا
تھا۔۔۔۔۔

بولو بھی بیٹا کب سے چپ بیٹھے۔۔۔۔۔ کیا بات کرنی۔۔۔۔۔ وہ کا شان کو دیکھتے
بولے۔۔۔۔۔

میں دانیں سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اور اپ رشتہ۔۔۔۔۔ لے کر جائیں
گے۔۔۔۔۔ وہ روانی میں بولتا۔۔۔۔۔ روک کر ان کو دیکھنے لگا جو حیرانگی سے اس کو
دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ پلیز زرز زاما۔ بابا وہ اکرا اپنے بابا کے پاس قدموں میں بیٹھ
گیا۔۔۔۔۔ اکبر صاحب نے فاطمہ بیگم کو دیکھا۔۔۔۔۔

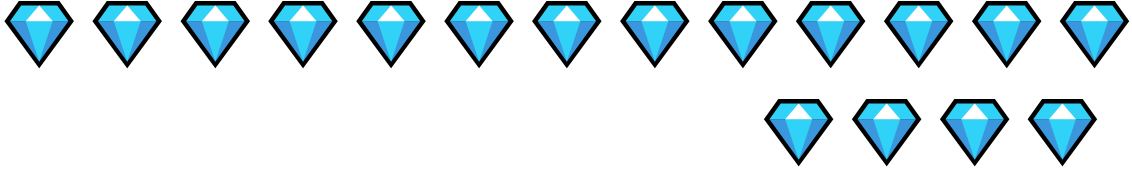
وردونوں مسکرانے لگے۔۔۔۔۔
اکبر صاحب بولے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے سنڈے کو چلیں گے۔۔۔۔۔ مگر بیٹا وہ تھوڑا خفا
ہیں۔۔۔۔۔ بابا اپ جائیں تو۔۔۔۔۔ وہ بچا رگی سے بولا۔۔۔۔۔ کوشش کریں گے بیٹا

Thank uú so much baba u are the bestboth
of u are best in the

world 🐱🐱🐱🐱🐱

وہ بولتے ساتھ ہی دونوں کے گلے لگا۔۔۔۔۔

اور باہر نکل گیا کمرے سے۔۔۔۔۔



ارشین کی آنکھ کھلی تو اس کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتی
اٹھنے کے کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

مگر وہ واپس بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ انزک کے بھی آنکھ کھول گئی
تم۔۔۔۔۔

ٹھیک تو ہو۔۔۔۔۔ ہاں سر گھوم رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ سر پکڑ کر بولی۔۔۔۔۔

تم بیٹھو میں لیمینیٹ لاتا ہوں فریش ہو جاؤں ایک منٹ۔۔۔۔۔

وہ بولتا جلدی سے باتھ روم گیا۔۔۔۔۔

اور منہ دھو کر باتھ روم سے نکل کر کچن میں اس کے لیے لیمینیٹ بنانے

چلا۔ گیا۔۔۔۔۔

انزک اٹھا اور ناشہ بنانے چلا گیا۔۔۔۔۔



کچھ دیر بعد ارشین کی آنکھ کھلی تو اس کو کافی بہتر لگ رہا تھا۔۔۔

اسی وقت انزک کمرے میں ناشتہ کی ٹرے لیے اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

Good morning Meri jan And

Assalamualaikum

وہ مسکرا کر بولتا اس کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ اب ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔۔۔۔ جیسی۔۔۔۔۔ وہ اتنا بول کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔
 کل کیا ہوا تھا میرا سر بہت درد کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولی جو اسی کو دیکھ رہا
 تھا۔۔۔۔۔ کسی نے آپکے جوس میں ڈر گز مگس کی۔۔۔۔۔ کچھ یاد ہے کس نے دی
 ۔۔۔۔۔ ہاں ایک ویٹریا تھا۔۔۔۔۔ پھر میں نے جوس لیا اور پی لیا جب صبح اٹھی تو سر
 گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا زیادہ زور نہ ڈالو دماغ پر۔۔۔۔۔ فریش ہو جاو پھر ناشتہ کرتے۔۔۔۔۔



وہ فریش ہو کر ائی اور دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا۔۔۔۔۔ وہ برتن اٹھا کر باہر کچن
 میں دھو کر واپس کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔ جدھر وہ لیپ ٹاپ میں منہ دیے بیٹھا تھا

۔۔۔۔۔

ارشین۔۔۔ وہ گمبھر لہجے میں بولا۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں کتابیں ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

اس نے اس کا لہجہ نوٹ نہیں کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولی۔۔۔

کل کی کوئی بات یاد ہے تم کو۔۔۔۔۔ کوئی۔۔۔۔۔ وہ کنفیوز سی بولی۔۔۔۔۔ کل کوئی

بول رہا تھا کہ میری آنکھیں بہت گہری ہے سمندر جیتنی۔۔۔۔۔

وہ آخری لفظ پر زور دیتا بولا۔۔۔۔۔

اس کی بات سمجھ کر وہ کانوں کی لو تک سرخ ہوئی۔۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ رکھتا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔ وہ اہستہ اہستہ اس کے قریب رہا تھا

۔۔۔۔۔

ارشین کے قدم غیر ارادی طور پر پیچھے ہونے لگے۔۔۔ اسر وہ الماری کے ساتھ جا

لگی۔۔۔۔۔

انزک اس کے قریب آکر رکا۔۔۔۔۔

بمشکل ان کے درمیان ایک انگلی کا فاصلہ تھا۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھ الماری پر رکھ کر
اس کے سارے فرار کے رستے ناکام کر دیے۔۔۔۔۔

اور توکل میرے بہت قریب بھی ای تھی۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ کی پشت اس کے گال سے
نرمی سے چھوتے بولا۔۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ اس پر جھکا۔۔۔ کمرے میں کچھ دیر معنی خیز سی خاموشی رہی۔۔۔۔۔
وہ پیچھے ہوتا اس کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اور ارشین شرماء کر منہ اس کے سینے میں
چھپا لیا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
انزک مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اس نے نرمی سے خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔

مجھے ایک کام ہے تو میں اتنا ہوں۔۔۔۔۔

وہ کہتا کپڑے لے کر باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔





ہیے۔۔۔۔ مجھے نکلویہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

رانیہ اس وقت کمرے میں بند تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔ اور روشنی کی کوئی رقمق نہیں تھی۔۔۔۔۔

رانیہ گاڑی میں بیٹھی کہی جا رہی تھی جب راستے میں اس کی گاڑی کو کچھ لوگوں نے

روکا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راستہ تھورا سناں تھا اور دوپہر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھی شاید ڈاکو ہے کار وغیرہ لے کر چلے جائیں گے۔۔۔۔۔ ان۔ میں سے ایک نے

شیشے پر دستک دے کر باہر آنے کا اشارہ وہ باہر آگئی۔۔۔۔۔ اس نے اس کے نکلتے ہی رومال

رکھ دیا جس میں کلوروفارم تھا۔۔۔۔۔ جس سے وہ ادھی کے بازو میں جھول گئی اس نے

اس کو کندھے پر اٹھایا اور دوسری گاڑی میں لے کر چلے گئے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ ایک آندھیر کمرے میں کھلی۔۔۔۔۔

وہ جب سے ہوش میں ای تھی چیخ رہی تھی اور خود کو آزاد کروانے کی تگوتیگ میں لگی
 تھی اسی وقت کوئی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ دروازہ کھول کر۔۔۔۔۔
 ساتھ ہی اس کے پیچھے مودب انداز میں جھکے سر کے ساتھ رحمت داخل ہوا۔۔۔۔۔
 کل جوس میں ڈر گزتم نے ڈالی وہ سرسراتے لہجے میں اس سے بولا۔۔۔۔۔ رانیہ کی
 آنکھوں پر پیٹی باندھ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ کیا کچھ میں نے اب کھولو۔۔۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔۔
 میں دوبارہ پوچھ رہا۔۔۔۔۔ وہ کرسی پر بیٹھا ٹانگ جھلاتا بولا۔۔۔۔۔ میں نے بولا نہ
 نہیں میں۔۔۔۔۔

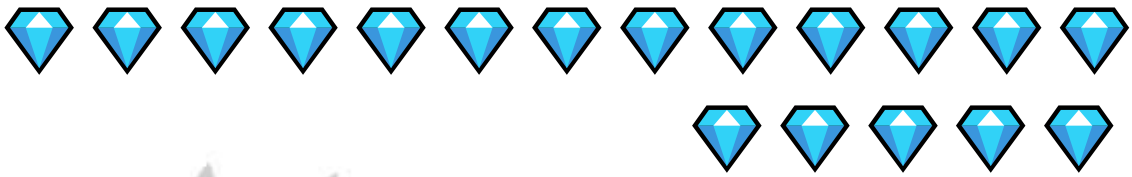
وہ ابھی بول رہی تھی۔۔۔۔۔ جب سامنے بیٹھے شخص نے اٹھ کر اس کے منہ پر تھپڑ لگایا پھر
 لگاتا گیا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی کرسی گر گئی۔۔۔۔۔ وہ نیم بے ہوش سی ہو گئی
 تھی۔۔۔۔۔ میں ہاتھ نہیں اٹھاتا مگر تم نے میری جان کے ساتھ برا کیا۔۔۔۔۔ ابھی
 چھوڑ رہا

۔۔۔۔۔ اگلی بار ٹکڑے کروں گا اگر اس کو نقصان پہنچانے کا سوچا بھی۔۔۔۔۔ ساتھ

ہی وہ بلیک روم سے نکل گیا۔۔۔ رحمت بھی اس کے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔۔۔

اس کو وہی چھوڑا۔۔۔

وہ بول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



اج اتوار کا دن ہے۔۔۔ کا شان نے تو بے صبری سے اس دن کا انتظار کیا

تھا۔۔۔۔۔

اور جب اس کی نظر وال کلاک پر پڑی تو صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔ رات کو خوشی

کے مارے اس کو نیند ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے دیر سے انگھ لگی اور اب

جا کر

اٹھا وہ فوراً سے اٹھ کر الماری سے کپڑے لیے اور باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر ناشتہ کے لیے ڈائینگ میں گیا۔۔۔۔۔

تو سب ناشتہ کر چکے تھے۔۔۔۔۔ خیر ہے نہ۔۔۔۔۔ کدھر جانا ہے اج۔۔۔ وہ سنجیدگی

دروازہ دانیں نے کھولا تھا۔۔۔۔۔ وہ فروزی کرتے میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کے بہت
 پیاری لگرہی تھی۔۔۔۔۔ کاشان کو دیکھ کر وہ دروازے کے اگے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔
 کیا ہے۔۔۔۔۔ جو اندر بھاگے رہے۔۔۔۔۔

وہ ابھی جملہ مکمل کرتی جب سامنے اکبر صاحب کو دیکھ کر چپ لگ گئی۔۔۔

انکل اے نہ اندر وہ شرمندہ سی بولی۔۔۔۔۔ امی گھر ہی ہے۔۔۔۔۔

سب اندر چلے گئے۔۔۔ کاشان بھی ناک سے مکھی اڑاتا اندر چلا گیا۔۔۔ دانیں نے

اس کی پشت کو گھورا جواب لاؤنج میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم جو کچن سی باہر۔ نکل۔ رہی تھی۔۔۔۔۔ ان کو دیکھ کر تھوڑا حیرت

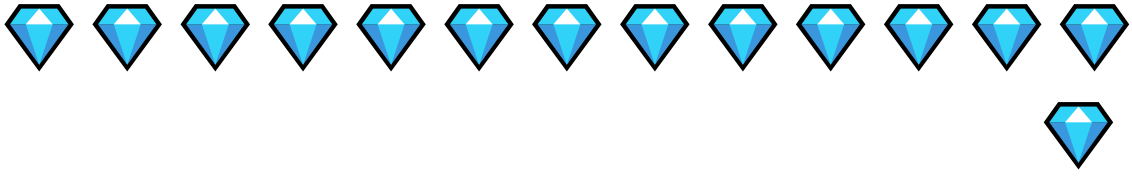
ہوئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم! وہ جھنپ مٹاتی فاطمہ بیگم سے گلے ملیں۔۔۔۔۔ وہ بھی خوشدلی سے اگے

بڑھ کر ان کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ ان کو ڈرائنگ روم میں لے آئی۔۔۔ اور صوفے پر سب برجمان ہو

گئے۔۔۔۔۔



دانین اپنے

کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔۔

سامنے والے صوفے پر۔۔۔۔ کا شان کے والدین بیٹھے تھے۔۔۔ اور دائیں والے
صوفے پر کا شان ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ اور کمرے کا جائزہ ایسے لے رہا تھا
جیسے پہلی بار آیا ہے۔۔۔۔۔

اپ چائے لیں گے یا ٹھنڈا۔۔۔؟؟؟

ثائمہ بیگم صوفے سے اٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ہمیں دراصل کچھ بہت خاص چاہیے ہے اگر آپ دیں دیں تو ہمارے گھر میں

رونق آجائے گی۔۔۔۔۔

اکبر صاحب استفسار کرتے بولے اور فاطمہ بیگم نے بھی ان کی تائید میں گردن اثبات

میں ہلائی۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔ ضرور اپ بولیں۔۔۔۔

میں اپ کی کیا مدد کر سکتی وہ کھولے دل سے بولیں۔۔۔۔

ہم دامن کو کاشان کے لیے مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ ہم بہت امید لے کر آئیں ہیں
۔۔۔۔ پلیز منع مت کیجیے گا۔۔۔۔ بیٹی بنا کر اور سینے سے لگا کر رکھوں گی۔۔۔۔
بلکل

وایسے ہی جیسے اپ کے گھر میں ہے۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
فاطمہ بیگم آنکھوں میں امید لیے بولی۔۔۔۔

پہلے تو نائمہ بیگم حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پھر اچانک آنکھوں میں انسو اگئے۔۔۔۔ کہ ہال لکنتا مہربان ہے۔۔۔۔

جی جی ضرور۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔ وہ انسو صاف کرتے

بولیں۔۔۔۔۔

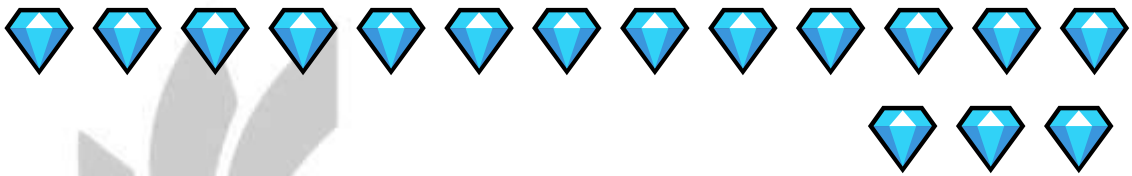
کاشان کی تو خوشی سے نہال ہو رہا تھا۔۔۔۔ یہ وہی جانتا تھا کہ وہ کیسے خود کو

بھنگڑا ڈالنے روک رہا ہے۔۔۔۔ کہا چانک اس کی خوشی ہوا ہو گی۔۔۔

میں دانیل سے پوچھ کر اپ کو جواب دوں گی۔۔۔۔

جی جی ضرور۔۔۔۔ چلیں اپ کھانا کھا کر جائے گا۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولتی کچن میں

چلی گئی۔۔۔۔



دانیل کمرے میں شبانہ کے پاس تھی۔۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

وہ سوئی ہوئی شبانہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کاشان کے آنے کا سوچ رہی تھی کہ وہ

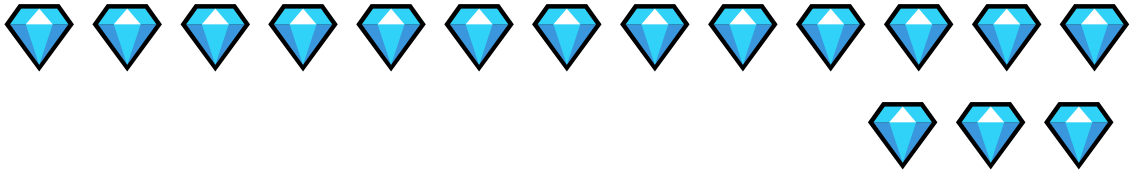
کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

شاید امی سے کوئی کام ہو گا اس لیے آئے ہے۔۔۔۔

خیر مجھے کیا۔۔۔۔ وہ کندھے اچکا گی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اچانک کاشان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

دانیل۔ تو سکتے میں اگی اور زبان تالو سے جا لگی۔۔۔۔۔۔۔۔



ماما ایک منٹ میں واٹر روم سے ہو کر اتا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ فاطمہ بیگم اس کو دیکھتے بولیں جو جانے کے لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ سامنے والے کمرے میں چلا گیا جہاں سے دانیل کو جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے کمرے تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی کمرے میں داخل ہوا تو دانیل کے ساتھ شبانہ کو بھی دیکھا جو سو رہی تھی

۔۔۔۔۔ دانیل تو اٹھ کر کھڑی ہو گی وہ ڈر کر چیخنے والی تھی جب کا شان نے

تیزی سے اس کی طرف بڑھ کر منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ہاتھ روم کے دروازے سے لگا دیا جو بند تھا۔۔۔۔۔

ایک بات کان کھول کر سن لو پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔ اور چیخی تو اچھا نہیں ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہستہ آہستہ اس پر

اس کی بات سن کر ان کی آنکھیں انسوؤں سے بھر گئی اور روتے ہوئے سب بتا دیا۔۔۔۔۔
 اکبر صاحب اور فاطمہ بیگم کو بھی بہت دکھ ہوا اور دعا دی کہ ہال! اس کو اگے خوشیوں
 سے نوازے۔۔۔۔۔

امین۔۔۔۔۔ وہ انسو صاف کرتی ان کو کھانے کا بول کر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ کاشان کو بھی
 کافی دکھ ہوا۔۔۔۔۔ اور ایک دم وہ ادا اس ہوا۔۔۔۔۔

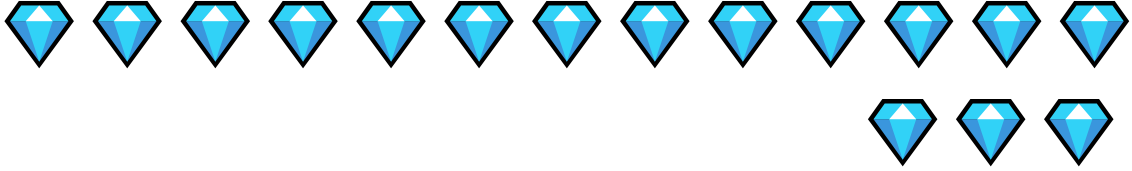


انزک گھر میں داخل ہوا تو ارشین صوفے پر بیٹھ کر کوی پروگرام دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
 وہ لال رنگ کی فراک میسی۔۔۔۔۔ کوئی گلاب لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ گلے میں جھولتا
 دوپٹہ

لاپرواہی سے لیا ہوا تھا جس کو پھسلنے پر وہ بار بار بیزاری سے واپس ٹھیک کر
 رہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کو لگا تھا انزک دیر سے اے گا تو بعد میں کوی شلوار قمیض
 ڈال لے گی۔۔۔۔۔ فراق سے اس کا رنگ اور دھمک رہا تھا۔۔۔۔۔ بالوں کا ہلکا سا جوڑا

اس کی حرکت وہ گلنار ہو گئی۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔!! انزک نے مسکراتے اس کو سینے سے لگالیا۔۔۔۔۔



دانی۔۔۔۔۔ سے جب پوچھا گیا تو اس نے ہاں کر دی کیوں کے سہ واقعی اس کی دھمکی سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

میری بچی۔۔۔۔۔ انھوں نے دانی کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔ اور خوش رہنے کی دعا دیتی باہر والے کا ونٹر پر لگے فون کے پاس چلی گئی۔۔۔۔۔

ے کہ کال کر کے ان کو خبر دیں سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انھوں نے کال کے تو دوسری بیل پر اٹھالیا گیا۔۔۔۔۔

السلام علیکم! ثنائمہ بیگم نے سلام کیا۔۔۔

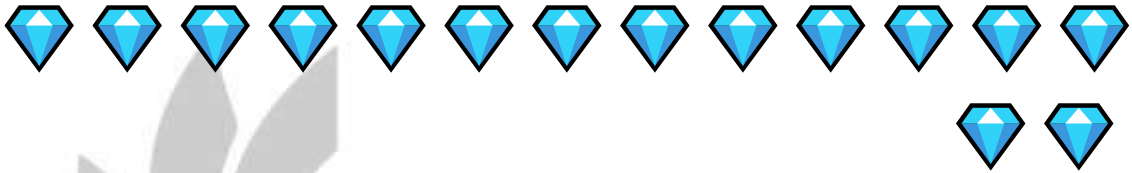
وعلیکم السلام!!! موتھ پیس سے فاطمہ بیگم کی آواز ابھری۔

حال احوال کے بعد انھوں نے دانی کے رضا مندی کا بتایا۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو بہتا چھیخبر سنائی ہمکل اکرتارخ طے کر لیں گے۔۔۔۔ وہ خوشی
سے نہال ہو گئی۔۔۔۔

جی جی ضرور اپ۔ کا۔ ہی گھر ہے

دو چار باتوں کے بعد انھوں نے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔



کا شان کو جب پتا چلا۔۔۔۔۔ تو بہت خوش ہوا اور بے صبر سے کل کا انتظار کرنے
لگا۔۔۔۔۔

اس نے انزک کو بتانے کہ لیے کال کی۔۔۔۔۔

انزک پہلے تو خوش ہوا مگر بعد میں ناراض ہنے لگا کہ پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔ بات پکی کر کے بتاتا نہ ایسے تیری نظر لگ جاتی تو۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے اس کو چھیرتا بولا۔۔۔۔۔

کیا!!!! دوسری طرف انزک کی حیرت میں ڈوبی اور آواز آئی۔۔۔۔۔

یار مزاق کر رہا تھا۔۔۔

سوچا پکی خبر دوں۔۔۔۔۔

وہ دانت نکالتا بولا۔۔۔۔۔۔۔

چل ہال! تجھ کو خوش رکھے۔۔۔۔۔ اور ٹریٹ تیار رکھنا۔۔۔۔۔ وہ آخر میں اس کو

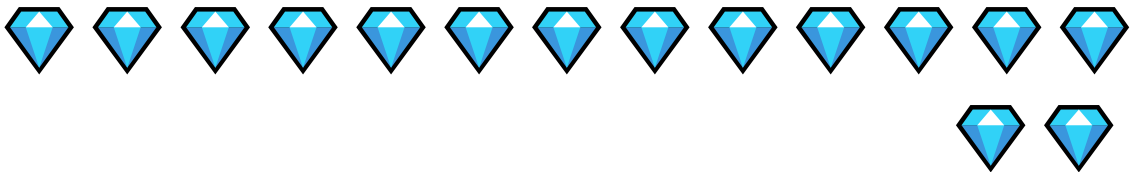
جتاتے بولا۔۔۔۔۔

اچھا اوے رونے نہ لگ جانا۔۔۔۔۔ مار دوں گا ایک پیزا تیرے منہ پر وہ گردن۔ اکراتے

بولا جیسے وہ واقعی اس کے سامنے ہے۔۔۔۔۔

کنجوس۔۔۔۔۔ پورے بیس ہزار کا کھانا منگوا کر رکھی۔۔۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو

گا۔۔۔۔۔ ایسے ہی دونوں کا فیدیر تک باتوں میں مصروف رہے۔۔۔۔۔



دودن بعد۔۔۔۔۔

انزک کی آنکھ فجر سے پہلے کھلی۔۔۔۔۔ اس نے تہجد کی نماز ادا کی۔۔۔۔۔

دعا کے وقت اس کی آنکھ سے آنسو نکل اے۔۔۔۔۔

میرے رب۔۔۔۔۔ تو جانتا ہے کہ میں کسی کو بلا وجہ۔ نقصان نہیں دیتا۔۔۔۔۔ بس آج جو
ہونے

جارہا ہے اس میں چاہے میری جان جاے مگر قیمتی جان بچانے میں کامیاب ہو جاؤں
۔۔۔۔۔ آج مجھے اتنی ہمت دینا کہ میں برائی کو ختم کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کر
لوں۔۔۔۔۔

دعا کے بعد اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو فجر کا وقت ہو گیا۔۔۔۔۔

دوبارہ وضو کیا اور جب باہر آیا تو اس کو نظار شین پر پڑی جو بے خبر سوئی ہوئی تھی
۔۔۔۔۔ اس کے لمبے بال کچھ بستر پر تھے اور کچھ اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے
تھے۔۔۔۔۔

انزک مسکراتا اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ اور اس بے چہرے کان کے پیچھے کر کے
 ۔۔۔۔۔ اس کو چہرے کو دیکھا کچھ دیر پھر کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

میری جان اٹھ جاو ہال! جی پاس حاضری لگوانے کا وقت آیا ہے۔۔۔۔۔ ارشین موندی
 موندی آنکھوں سے انزک کو دیکھا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اور وہ جوتے اڑتی باتھ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر آئی تو اس کا چہرہ نم۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔

آپ ادھر ہی پرھے گے نماز۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے بولی۔۔۔۔۔

نی اج میں ادھر ہی پڑھو گا اپنی جان کے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ جاے نماز بچھاتا بولا۔۔۔۔۔

ارشین بھی اپنا مصلہ ساتھ ہی بچھا لیا۔۔۔۔۔ دونوں نے نماز ادا کی۔۔۔۔۔

انزک مصلہ تہہ کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اور ارشین کو بھی پاس آنے کا بولا۔۔۔۔۔

وہ بھی نظریں جھکائے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اس وقت انزک نے ایک گہرا

سانس لے کر بات شروع کی۔۔۔ تمہیں میں نے بتایا تھا نہ کہ دو دن بعد ایک مشن پر
جانا ہے۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا بولا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ وہ بھی چہرہ اوپر کیے اس کے چہرے کو دیکھنے
لگی۔۔۔۔

اج میرا مشن ہے۔۔۔ اور اگر میں کل تک واپس نہ آیا تو تمہیں کا شان لینے اے گا
۔۔۔۔

میرے امی بابا کے پاس لے جائے گا۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اور سمجھ جانا کہ میں اب اس دنیا میں۔۔۔۔

وہ ابھی اتنا بولا ہی تھا۔۔۔ کہ ارشین نے تڑپ کر ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ
دیا۔۔۔۔

اور سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔۔

انزک نے اس کی آنکھوں میں کیا نہیں دیکھا۔۔۔۔

دکھ۔۔۔۔ ادا سی۔۔۔۔ کچھ کھودینے کا ڈر۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے موتی بے بول ہوتے ہاتھوں پر گر رہے تھے جو انزک کے ہاتھ تھا

اور ایک اس کے چہرے پر۔۔۔۔

انزک نے اس کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

پلیز کیا ایسے روگی اب۔۔۔۔

وہ اس جو دیکھتے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے بولا۔۔۔۔

اپ نہیں جائیں نہ کوئی اور چلا جائے گا۔۔۔۔ میرے پاس ہی رہے۔۔۔۔

میری جان وہ بھی تو کسی کے بیٹے ہیں شوہر ہیں۔۔۔۔ بھائی ہے اب میں آخری واث

میں خود غرض تو نہیں بن سکتا نہ۔۔۔۔ میرے لیے دعا کرنا ہال! مجھے کامیاب

کرے۔۔۔۔ وہ اس کا چہرہ تھپتھپا کر بولا۔۔۔۔

ہال! آپ کو میری عمر بھی لگا دے۔۔۔۔ وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتی۔۔۔

انزک حیران سا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

خیر ہے نہ۔۔۔ بڑا پیارا رہا ہے وہ اس کو شرارت سے اپنی طرف کھینچ کر بولا۔۔۔۔

اپ بہت برے ہیں۔۔۔

انزک نے جان دار قہقہہ لگایا۔۔۔ تواد شین جھنپ گی۔۔۔۔

وہ اس کا دھیان بٹانا چاہتا تھا جس میں وہ کامیاب ہوا۔۔۔

اس نے تھوڑی ہی دیر تک نکلنا تھا۔۔۔۔ اس لیے اس کے ساتھ ناشتہ کیا اور اور تیار

ہو

کر نکل گیا۔۔۔۔



چیمہ اس وقت اپنے بنگلے میں تھا۔۔۔ جہاں سخت سکیورٹی کے انتظامات کیے گئے

تھے۔۔۔۔

وہ لاونج میں صوفے پر ٹانگ چرہاے بیٹھا ہے۔۔ اس وقت اس کے چہرے پر غصہ اور

سنجیدگی ہے۔۔۔ اور اپنے سامنے کھڑے آدمیوں۔۔۔ جو اس کا کام کرتے تھے

اس کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔۔

اگر اج کوئی گر بڑھوئی تو اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔ وہ ان دیکھ کر
پنکھارا۔۔۔۔۔

اس کے ادھی کانپ گئے۔۔۔۔۔

جی صاحب اس وقت پوری پلین سے کام کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک ڈرتے ڈرتے بولا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔ جاو وقت اگیا ہے لڑکیوں کو ڈیلیور کرنے کا اور کام ہونے کے بعد جو

رقم۔۔۔۔۔ ملے وہ دیکھ لینا۔۔۔۔۔

وہ سب جی بولتے نکل گئے اس وقت نیم اندھیرا تھا اور شام ہونے میں کچھ ہی وقت تھا

۔۔۔۔۔

کچھ آدمی گئے۔۔۔۔۔ جہاں تے خانے میں لڑکیاں موجود تھیں۔۔۔۔۔

لڑکیوں کی تعداد دو سو سے ڈھائی سو تک ہے۔۔۔۔۔ تہہ خانہ بھی کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔

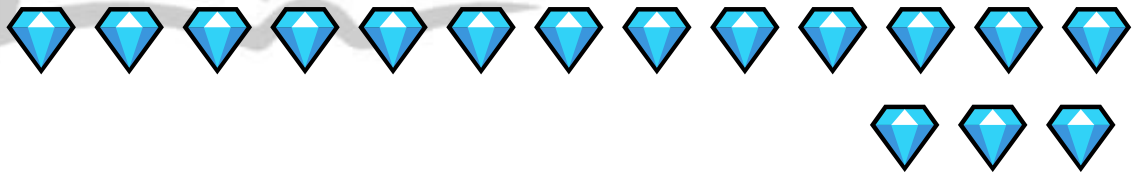
جس میں وہ لڑکیاں کچھ اغوا کرتے۔۔۔۔۔ اسر کچھ کو پیار کے جال میں پھنسا کر اس جگہ

لے آتے

----- وہ ابھی اس جگہ اے ہی تھے کہ ان میں سے ایک کو کسی کی موجودگی کا
احساس ہوا۔۔۔۔۔

باقی اگے بڑھ رہے تھے مگر وہ تجسس میں تھا کہ یہاں کوئی ہے وہ دوسری سائیڈ نکل گیا
۔۔۔۔۔

اچانک کسی نے اس کی گردن دبوچی اور کڑک کی آواز آئی۔۔۔۔۔ جس کا۔ مطلب تھا کہ
وہ اب اس دنیا کو باے باے کہ چکا ہے۔۔۔۔۔

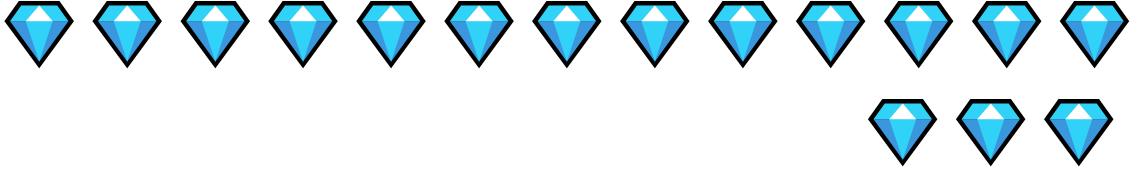


انزک نے کچھ ضروری کام کرنے افس ایا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے وہ کام نمٹا کر واپس چلا گیا
جہاں اس نے سب کو پلین سے اگاہ کرنا تھا۔۔۔۔۔

وہ میٹنگ روم پہنچا اور اندر داخل ہوا جہاں اس کی ٹیم۔ اس کو انتظار میں تھی۔۔۔۔۔
اسنے ایک بار پھر سر، ہیلین دہرایا۔۔۔ اور انسب کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اگر کوئی

بیسٹ اف لک----

وہ سب کو بولتا باہر نکل گیا۔۔۔



وہ سب اس کے بنگلے کی پچھلی سائڈ والی جگہ پر تھے جہاں سب لوگ ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔ میرے تین بولنے پر حملہ کرنا ہے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afanga | Articles | Books | Poetry | Interviews
 اس نے جیسے ہی تین بولا تو وہ چاروں طرف پھیل گئے۔۔۔

کچھ اے سب ساتھ تھے تو پچھلے دروازے کے پاس اے جہاں مہس دوہی گاڑز پہرہ دے رہے تھے۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھا وہ اس کے نزدیک اتے کہ اچانک اس اس نے اپنے جیب سے گن نکالی اور ان دونوں کے سر کے بیچوں بیچ گولی ماری جس سے وہ وہی ڈھیر ہو گئے۔۔۔۔۔ اس نے اندر چلانگ لگا دی۔۔۔ اور باقی کو بھی انے کا سگنل دیا اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ تہ خانے کی طرف ص رہے ہیں۔۔۔ وہ قدرے

اندھیری جگہ پر تھا۔۔۔ مگر کسی نے اس کا ہیولہ دیکھ لیا۔۔۔ اور ان میں سے ایک کی
طرف بڑھ رہا تھا جبکہ باقی جاچکے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس طرف آیا تو انزک نے اس کو
گردن سے دبوچ لیا اور گردن مڑوڑ دی۔۔۔ اس کو وہی پھینک کر اگے بڑھے۔۔۔
وہ بھی انکے پیچھے جانے والا تھا مگر سب کو ہاتھ کے اشارے سے ادھر روک دیا اور ان کو
بتایا کہ وہ جیسے ہی تہ خانے سے لڑکیاں لے کر نکلیں تو ان کو شوٹ کر دینا۔۔۔۔۔



کچھ دیر بعد لڑکیوں کے چیخنے کی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔۔ کیونکہ انھوں نے بندق
نکالی۔۔۔۔۔

جب چیمہ کے بندے نیچے گئے تو لڑکیاں ڈر کر ادھر ادھر بھاگنے لگی وہ ایک دوسرے
کے پیچھے چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔ سب باہر نکلوا اور جہاں میں بولتاس
اسی طرف چلنا۔۔۔ زیادہ ہوشیار بنی نہ تو۔۔۔۔۔

وہ سب اس کا اشارہ سمجھ گئی۔۔۔

ایک ایک کر کے ان آدمیوں کے ساتھ سڑیاں چلنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ باہر اے ہی تھے کہ ان کے سر پر بندوق تان دی۔۔۔ اور خاموشی سے اگے بڑھنے کا بولا۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ ہوا میں کیے چلنے لگے۔۔۔۔۔

دراؤن ان سب لڑکیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اپنے پیچھے آنے کو بولا۔۔۔۔۔ دوسری ٹیم نے وہ رستہ صاف کر دیا تھا جہاں سے ان کے جانے کا رستہ بنا رکھا تھا۔۔۔۔۔

دراؤن نے انکو باحفاظت گاڑیمیں بیٹھایا تاکہ سب کو انکی مطلوبہ جگہ کے جایا جاسکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کافی بڑے تین ٹرک تھے۔۔۔ جس میں ان کو باحفاظت کے جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی واپس رہا تھا کہ اس کو ایک گولی بازو پر لگی۔۔۔۔۔

اس نے جب دیکھا تو کوئی اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اس جگہ نشانہ باندھا۔۔۔ اور شوٹ کر دیا۔۔۔۔۔ وہ اسی وقت وہی ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔ اور ہاتھ رکھ کر خون روکنے لگا۔۔۔۔۔

وہ واپس آیا تو۔۔۔۔۔ انزک ان سب کا کام تمام کر چکا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا وہ پریشانی سے اس کے بازو کو دیکھ کر بولا جہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سر۔۔۔۔۔ یہ تو ہونا ہی ہے۔۔۔۔۔ تم چلے جاؤ۔۔۔۔۔ انزک نے اس کو رعب سے بولا۔۔۔۔۔ نہیں سراج اس چیمہ کو موت کے گھاٹ اتار کر ہی جاؤں گا۔۔۔۔۔ انزک بس سر ہلا

کر رہ گیا۔۔۔۔۔ NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اس نے آنکھوں سے اگے بڑھنے کا بولا۔۔۔۔۔

اس نے کان میں لگے بلوٹو تھ سے

کا شان کو بولا کہ اس نے کیا سب دیکھ لیا اور کیمرے کی سیٹنگ ایسی کر رکھی

تھی جس سے یہ سب ہر ایک کے ٹی وی چیمہ کا اصل چہرہ دیکھائے

۔۔۔۔۔ جو۔ دکھاوے کے لیے۔۔۔۔۔ ووٹ کے لیے لوگوں سے ہمدردی کرتا، ہمجرتا

ہے وہ کیا ہے۔۔۔۔۔

چیمہ سیاست کا بہت بڑا نام تھا۔۔۔۔۔ لوگ تو بس اتنا جانتے تھے۔ کہ وہ ایک اچھا انسان ہے اور اگے بھی کرے گا۔۔۔۔۔ جب وزیر اعظم بن جائے گا۔۔۔

مگر کیا معلوم تھا کہ وہ کتنا بڑا غدار ہے جو ہر برے کام میں ملوث ہے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بس تو اس کے منہ سے سارا سچ اگلوانے کی کوشش کرنا تاکہ سب اس کا اصل چہرہ دیکھ سکیں۔۔۔۔۔

تو فکر نہ کر اس کمینے کو آج اگلے جہاں بھیج کر رہوں گا۔۔۔۔۔

اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت وحشت تھی کہ کوئی بھی دیکھ کر دھل جائے۔۔۔۔۔

کاشان بزنس مین کے ساتھ ساتھ ایک زبردست ہیکر بھی ہے جو چند ہی سیکنڈ میں کیمرے ہیک کر لیا کرتا۔۔۔۔۔



انزک اندر داخل ہوا تو چیمہ

شراب نوشی کر رہا تھا اور

لانے کا کہا جو تھوڑا اگے تھی وہ جیسے ہی آئی۔۔۔۔۔ اس کو لٹایا اور کچھ

اور باقی سب بھی ساتھ ہی اگے بڑھنے لگے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ اس کو قریبی ہو سپیٹل لے اے۔۔۔۔۔

سٹیجر میں اس کو ای سی یو میں لے جایا گیا۔۔۔ کیوں کہ خون کافی بہہ گیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ کاشان کو اپنی ذ طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا اس کو ٹھیک تو ہے وہ۔۔۔۔۔

وہ اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا بولا کہ اچانک درائن کی ہلکی سی چیخ نکلی۔۔۔۔۔

کاشان نے دیکھا کہ اس کے بازو پر خون ہلکا ہلکا بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

سوری اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔۔

جاو جا کر پیٹی کروالو۔۔۔۔۔

نہیں سرگولی بس چھو کر گزری۔۔۔۔۔

وہ ابھی اگے بولتا کہ کاشان نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔۔۔

جاو ایسے انفیکشن ہو سکتا ہے بینڈ تاج کروا۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اور انزک کے والدین کو بتانے کے لیے وہ سوچنے لگا

۔۔۔۔۔

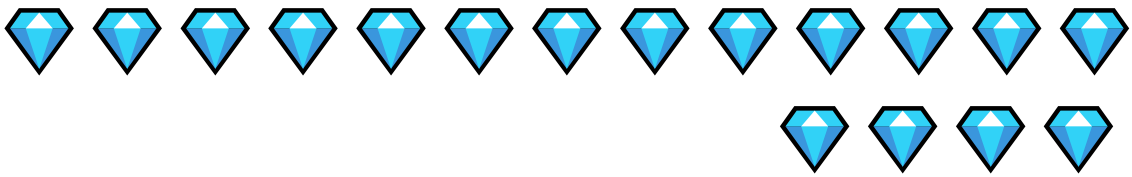
اس نے فون نکالا اور انزک کے بابا کو کال کی۔۔۔۔۔



کاشان سارا ٹائم فون پر انزک کے ساتھ ہی تھا۔۔۔ گولی چلنے کی آواز پر وہ ایک دم باہر
کو بھاگا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس نے ہو اسپٹل کا بھی پتہ چل گیا تھا اس لیے جلد ہی وہاں پہنچ گیا۔۔۔۔۔



رات کے دس بج رہے تھے اور اس کی آنکھوں سے نیند کبھی روٹھ سی گئی

تھی۔۔۔ اس کو بار بار کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ بار بار دل سے

یہ خیال جھٹکنے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔ اس کا دھیان بار بار انزک کی کی گئی باتوں پر

جار ہا تھا۔۔۔۔۔

وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

آخر کار رات کے ناجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔



انزک کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ادھر آئیں۔۔۔۔۔ ہر جگہ روشنی تھی اور انزک اٹے پاؤں پیچھے کی طرف چل رہا تھا۔۔۔۔۔ ارشین اس کو پکارتی اس کی طرف بڑھ رہی ہے مگر وہ اس سے دور ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

کہ اچانک وہ روشنی میں غائب ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ارشین چیخ کراٹھ جاتی ہے

انزک۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ اور کپڑے پسینے میں شربور تھے اور گہر گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے دل کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے کو صاف سنائی دے

----- وہ کافی دیر روتی رہی پھر وضو کر کے جاے نماز بچھا کر----- نماز ادا
کرنے

لگی-----

بے شک ہر مشکل کا حل ہالؑ جانتا ہے-----

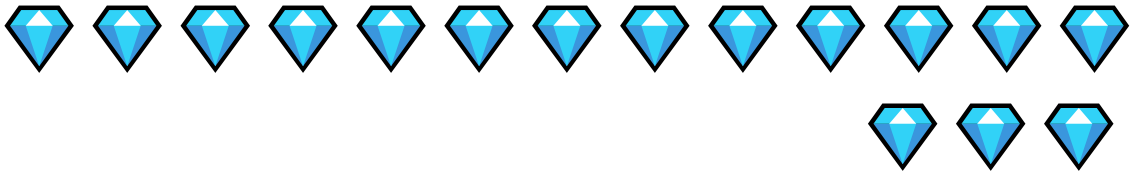
پلیزز ز ز ز ہالؑ جی----- انزک جی کو کچھ نہ ہو وہ واپس اجائیں-----

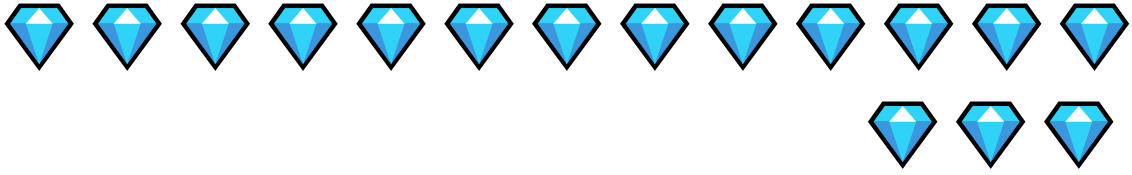
وہی تو میرا سہارا ہے-----

اپ جو رسول کا واسطہ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا----- اور کافی دیر سجدے

میں گر کر دعائیں مانگی----- اس کی آنکھیں بے ساختہ بہہ رہی تھی-----

وہ اٹھی اور جاے نماز طے کرتی واپس بیڈ پر لیٹ گئی-----





فون کی رنگ پر جبران صاحب کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔ اس وقت کس کی کال ہے۔۔۔ وہ
بمشکل اٹھتے بولے۔۔۔۔۔

انہوں نے دیکھا تو کاشان تھا۔۔۔۔۔ یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔۔

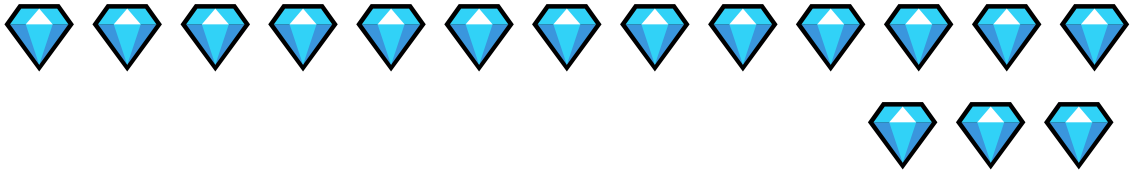
گوہر بیگم بھی جاگ چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ جبران صاحب کی آواز پر گوہر بیگم ان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہو ہے۔۔۔۔۔ جب فون بند کر چکے تو گوہر بیگم نے ان کو سوالیہ نظروں سے
دیکھا۔۔۔۔۔ جبران صاحب نے بتایا کہ انزک کو گولی لگی ہے ہمیں ہو اسپتال جانا
ہے۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی گوہر بیگم رونے لگی۔۔۔۔۔

جبران صاحب ان کو تسلی دیتے ہو اسپتال نکل گئے۔۔۔



وہ لوگ جیسے ہی ہو اسپتال پہنچے۔۔۔ تو ریسپشن سے معلوم ہوا کہ وہ ای سی یو میں ہے وہ
 راہ داری چلتے ای سی یو کے کوریڈور میں آئے۔۔۔ تو کاٹھان دیوار سے ٹیک
 لگائے انکھے مندے کھڑا تھا۔۔۔۔

کیسا ہے انزک۔۔۔

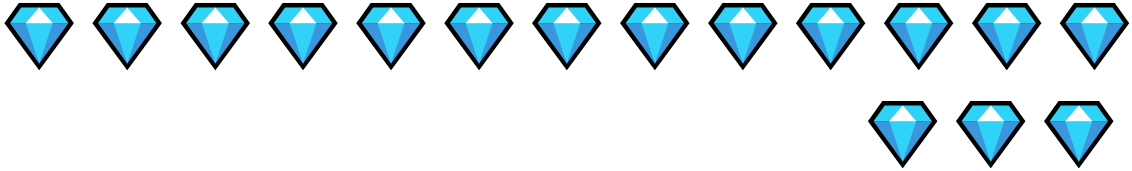
گوہر بیگم نے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔
 ابھی آپریشن چل رہا ہے۔۔۔ فکر نہ کریں انشا اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔
 وہ گوہر بیگم کو تسلی دیتا بولا۔۔۔۔۔

انشا اللہ۔۔۔۔۔ جبران صاحب ضبط کیے بولے ان کی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی
 تھی کچھ نیند کی وجہ سے کچھ انسور وکنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔ کیونکہ ان کو گوہر بیگم کو
 بھے تسلی دینی تھی۔۔۔۔۔

انگل اپ ادھر رہے۔۔۔۔۔ میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو پلیز کال

کر لیجیے گا۔۔۔۔

جبران صاحب سر ہلا گئے۔۔۔ وہ ان کا کندھا تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



ابھی وہ لیٹی تھی کہ اس کی آنکھ لگ گئی مگر دروازے پر گھنٹی کی آواز سن کر وہ اٹھی۔۔۔۔

پہلے تو ڈر کر اٹھی نہیں۔۔۔۔

مگر انزک کا سوچ کر کھولنے چلی گئی۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تو سامنے کا شان کھڑا تھا۔۔۔۔۔ "اگر میں نہ آیا تو کا شان لینے اے گا۔۔۔۔۔"

اس کے کانوں میں آواز گونجی تو دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔ کہ اگر انزک۔۔۔۔۔ اسزے اگے وہ سوچ ہی نہ سکی۔۔۔۔۔

کا شان نے اس کو ساکت دیکھا تو ہاتھ لہرایا آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔

بھا بھی آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہوں آواںدر آو۔۔۔۔۔

نہیں بھا بھی آپ کو میرے ساتھ کہی چلنا ہے۔۔ وہ اس کے سر پر بم پھوڑ گیا۔۔۔۔

انزک جی ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی اس کو عجیب سا ڈر تھا کہ انزک کا کہا سچ نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

بھا بھی آپ پلیز میرے ساتھ چلیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

ایک منٹ میں چادر لے آؤں وہ اس کو بولتی اندر چلی گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد کاشان کو وہ ایک بڑی سی بلیک چادر میں آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔

وہ اس کو لیے ساتھ چل دیا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے آنکھوں میں خوف لیے بولی۔۔۔۔

کاشان نے ایک سانس ہوا کے سپرد کیا اور اس کو سب بتا دیا۔۔۔۔۔۔۔

ارشین تو گویا ساکت ہی ہو گی تھی۔۔۔۔۔ اس کے کان سائیں سائیں کرنے
لگے۔۔۔۔۔

بھا بھی اپ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔

ساتھ ہی ارشین کی آنکھیں انسو سے بھر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ موتی کی طرح لڑک
کر ذسکی گال پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔

اسی دوران وہ ہو اسپٹیل پہنچے۔۔۔۔۔ تو کاشان نے باہر نکل کر اس کی سائڈ کا دروازہ
کھولا۔۔۔۔۔

وہ کمزور قدموں سے گاڑی سے اتری۔۔۔ اسکو لگا کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کو ساتھ لے کر چلتاائی سی یو کے پاس آیا تو۔۔۔۔۔ ارشین سیدھا۔۔۔۔۔ دروازے
سے بنے شیشے میں انزک کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس نے انزک کے ماما بابا کو دیکھا ہی نہیں

۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر رہوتی وہی بیٹھ گی۔۔۔۔۔

دونوں نے کاشان کو سوالیہ انداز میں دیکھا کہ یہ کون ہے۔۔۔۔۔

اس نے انزک کی نکاح والی ساری بات بتادی۔۔۔۔۔

گوہر بیگم کو ارشین چھوٹی سی گڑیا لگی۔۔۔۔۔ اس کا۔ اسی سن کروہ بہت دکھی
ہوئی۔۔۔

وہ اس کے پاس آئیں۔۔ تو دروازے کے پاس گھوٹنوں میں سر دیے بیٹھی
تھی۔۔۔۔۔ اور ہاتھ ٹانگوں کے گرد لپیٹ رکھے تھے۔۔۔۔۔ انھوں نے اس کا کنھا ہلایا
تو اس نے سراٹھایا۔۔۔۔۔

انزک جی کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ان کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو لیے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔
اٹھو بیٹا دھر آو میرے پاس۔۔۔۔۔ وہ اس کو سہارا دیتی بیٹچ پر بیٹھالیا۔۔۔۔۔

جبران صاحب گم سم سے ایک طرف بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک تو ہو جائے گے نہ۔۔۔۔۔

وہ ان کا کندھا ہلاتی بولی۔۔۔۔۔

انشاء اللہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ اس کا سر چومتی بولی۔۔۔۔۔

جبران صاحب کو چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو کچھ ہی دیر میں رو رو کر نڈھال ہو
گئی۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

بیٹا فکر نہیں کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔۔۔

بیٹا دعا کرو۔۔۔۔۔ ہالہ! سے دعا کرو۔۔۔۔۔ وہ ضرور سنیں گے۔۔۔۔۔



وہ سر ہلاتی اٹھ گئی۔۔۔۔۔

ایک دو گھنٹے گزر گئے۔۔۔۔۔

تو ڈاکٹر باہر نکلے۔۔۔۔۔

کاشان فوراً پاس آیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اب کیسا ہے وہ۔۔۔۔۔

اب وہ بالکل خطرے سے باہر ہیں۔۔ گولی دل سے تھوڑا اوپر لگی تھی۔۔۔۔

ان کو ابھی آئی سی یو میں ہی رکھا جائے گا۔۔۔۔

ایک وقت میں ایک ہی مل۔۔۔۔۔

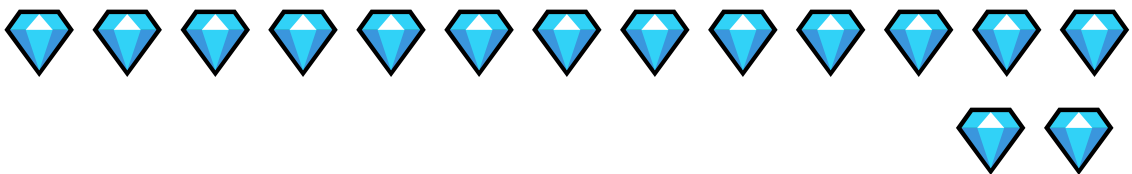
ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں بول کر ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔۔

اور وہیاں سے چلے گئے۔۔

سب نے ہال لٹکا شکر ادا کیا کہ وہ ٹھیک ہے اور خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔

جبر ان صاحب نے گوہر بیگم کو بولا کہ وہ پہلے مل۔۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر اندر چلی گئی



میں داخل ہوا جہاں ارشین نماز ادا کرنے کی تھی۔۔۔۔ prayer room کا شان

اس نے دیکھا کہ وہ سجدے میں ہیں۔۔۔ ہچکیوں کی وجہ سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا
 --- اس نے آواز دی۔۔۔

بھا بھی۔۔

انزک سے مل لیں وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ اور خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی وہ فوراً اٹھی اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ارشین کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔۔

کاشان کو اس پر ترس بھی آیا اور کوئی معصوم سی بچی لگی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اللہ کا شکر کیا اور جائے نماز سے اٹھ کر تیز تیز قدم چلتی ای سی یو کی طرف گئی

تو جبران صاحب کمرے سے باہر اتے دکھائے دیے۔۔۔۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر
 ہلکی

سی سی مسکراہٹ سے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔ ای سی یو میں کادر وازہ وا کرتے اندر

داخل ہوا تو سامنے۔۔۔۔ اس پر نظر پڑتے ہی دل۔ کانپ گیا وہ۔۔۔۔ پٹویوں میں لپٹا

بیڈ پر بے سد پڑا تھا۔۔۔۔۔ اور مختلف مشینوں سے اس کا وجود جھکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس انی جو ایک ہی دن میں کتنا بیمار لگنے لگا
تھا۔۔۔۔۔ پیلی رنگت

۔۔۔۔۔ پیٹوں میں جکر اس کا جسم۔۔۔۔۔ اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔۔۔
وہ اس کو دیکھتے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اور اس کے دل کے مقام پر ہاتھ پھیرتے رونے
لگی۔۔۔۔۔

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا۔۔۔۔۔ تو میں بھی مر جاتی۔۔۔۔۔ اب کبھی میں آپ کو دور نہیں
ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے اب کچھ اور کھونے کی۔۔۔۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی اس کے پیشانی پر سر رکھے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔ جیسے وہ اس ابھی
آنکھوں سے او جھل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

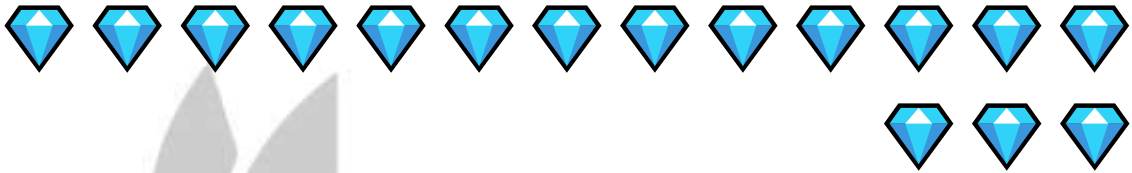
انسوا نرک کے چہرے پر بھی گر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے اہستہ سے اس کی آنکھوں پر لب رکھے باری باری۔۔۔۔۔ پھر گالوں
پر۔۔۔۔۔ اپنے لب

ٹھیک ہے بیٹا انزک کا دھیان رکھنا انشا اللہ اب صبح اے گے۔۔۔۔

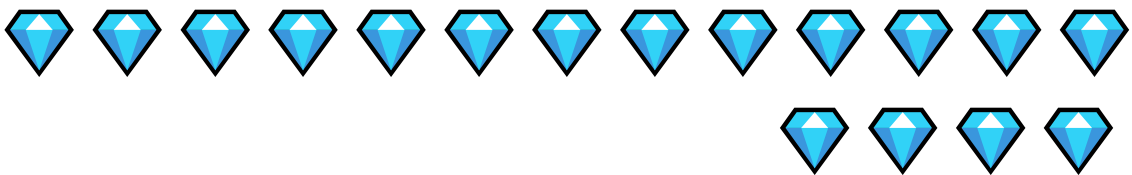
گوہر بیگم جانے کے لیے مان ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔ مگر کاشان نے بولا کہ وہ صبح
آجائیں۔۔۔۔۔ کیونکہ ارشین یہی موجود تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی مان گئی اور ارشین۔ کو ہدایت دے کر دونوں کو گھر چھوڑنے چلا گیا۔۔۔۔



ارشین اندر آگئی انزک کے پاس۔۔۔۔ کہ۔ کہی اس کو کسی چیز کی ضرورت نہ
ہو۔۔۔۔ وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر اس کی بند کو آنکھوں کو دیکھتے دیکھتے سو گئی



تقریباً ایک ہفتے بعد اس کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ اس وہ اکتا گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اس کو ایک ہفتے اور انڈرا بزر ویشن رکھنے کے لیے بولا تھا مگر وہ گھر جانا چاہتا

تھا۔۔۔۔۔

کاشان نے یہ خبر دانیں اسرا اس کی امی کو بھی بتائی۔۔۔۔۔ انھوں نے بہت دکھ کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

انزک اپنے اپنے گھر ہی گیا۔۔۔۔۔ تاکہ اس کی صبح سے دیکھ بھال ہو سکے۔۔۔۔۔
کچھ دن تو گھر میں مہمانوں کا اناجانا رہا۔۔۔۔۔

دانیں کی شادی انزک کی صیحتیابی کے بعد رکھی گئی ساتھ ہی۔۔۔۔۔ دانیں کی رخصتی کے ساتھ ہی انزک اور ارشین کا ولیمہ رکھا گیا۔۔۔۔۔



انزک کا زخم اب کافی ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ گھر پر سب ہی اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔۔۔

اس کی ڈاکٹر ہی کر کے جاتا تھا۔۔۔۔۔ Bandej

ارشین کمرے میں داخل ہوئی تو انزک نے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا جس کو دیکھ کر اس نے روز کی طرح برا سامنہ بنا

لیا۔۔۔۔۔

اس نے دراز سے میڈیسن نکالیں اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔ دودھ کا گلاس
زبردستی اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔۔

اس کو میڈیسن کھلا کر وہ اپنی زائڈ پر آکر لیٹنے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔

کہ انزک ہلکا سا چیخا۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب آگئی اور فکر مندی سے اس کو دیکھنے
لگی۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔ درد ہو رہی ہے کیا۔۔۔ زیادہ درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کو
دیکھتے کی سوال کر گئی۔۔۔۔۔

انزک بظاہر تو ہاں میں سر ہلایا مگر وہ اس کی آنکھوں میں شرارت نہ دیکھ سکی۔۔۔۔۔
ہاں بہت درد ہو رہا ہے وہ معصوم سامنہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔ اچھا آپ روکیں میں بابا کو بلا کر
لائی۔۔۔۔۔ وہ بولتی جبران صاحب کے کمرے میں جانے کے لیے اٹھی۔۔۔۔۔
مگر۔۔۔۔۔ انزک نے اس کو روک دیا۔۔۔۔۔

نہیں اس کی میڈیسن تمہارے پاس ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔۔

وہ بولتے دوبارہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ایک کس۔۔۔۔

وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتا بولا۔۔۔۔۔

ارشین مسکرا دی اور اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے اور جلدی سے پیچھے ہو گئی

۔۔۔۔۔ اس کو چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

انزک اس کو دیکھے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر پاس کر لیا۔۔۔۔

ارشین اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔ انزک کے دل کے ٹوٹے۔۔۔۔ میں سکھا دیتا ہوں۔۔۔۔ وہ اس سے

دور ہونے کی

کوشش کرنے لگی۔۔۔۔ مگر اس کی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔۔۔۔۔ پہلے آنکھوں پر

لب رکھے۔۔۔۔ پھر اس کے پھولے پھولے گلابی رخسار پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

وہ ایسے ہی تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

انزک مسکرا دیا۔۔۔۔۔ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے۔۔۔۔

اس کی گردن میں اپنا رکھا۔۔۔۔۔

اور کاچہرہ قریب کئے۔۔۔۔ اس پر جھک گیا۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی کچھ دیر خود کو سیراب کرتا رہا۔۔۔۔۔

اس کی شرٹ پر گرفت مضبوط کر کے جھکڑ کر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

دل سینہ توڑ کر باہر آنے کو تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سے الگ ہوا۔۔۔۔۔

جب ارشین کو لگا کہ اب اس کا سانس روک جائے گا۔۔۔۔۔

ایسے کرتے ہیں کس۔۔۔۔۔

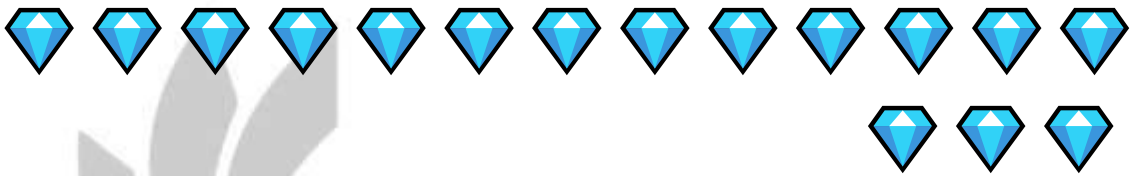
ارشین اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔ اور اس کی ارادہ بھانپتے بستر میں منہ چھپائے لیٹ

گی۔۔۔۔

انزک نے قمقہ لگایا۔۔۔۔

وہ اس کی حالت دیکھ کر محضوظ ہوا۔۔۔۔

اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔۔۔



دائین بستر پر لیٹ کر کاشان کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔۔

وہ گھر آتا رہتا۔ مگر اس کے دل میں کاشان کے لیے محبت پیدا ہو گئی تھی۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کو سوچنے لگی۔۔۔۔

ابھی وہ اس کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل پر میسج ٹیون
ائی۔۔۔۔ اس نے بے زاری سے واٹس ایپ کھولا تو ان نون نمبر سے مسج آیا ہوا
تھا۔۔۔۔

اس نے کھولا تو۔ 😊 سلام۔۔۔۔ میں کا شان ہوں۔۔۔۔۔

میج دیکھتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وسلام۔۔۔۔۔

وہ اتنا ہی بول سکی۔۔۔۔۔ 😊 میرا نمبر سیو کر لو کبھی بھی مدد چاہیے ہو تو میں حاضر

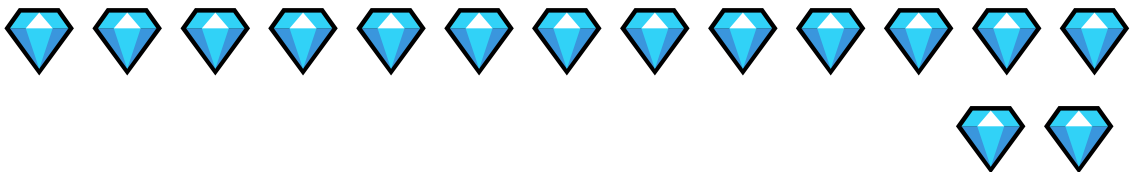
۔۔۔۔۔

اس کا ایموجی دیکھ کر دانیں کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔



پھر ٹائپ کیا
😊 اوکے

اور ساتھ ہی موبائل بند کر دیا۔۔۔۔۔



کا شان نے نمبر تو نکلوا لیا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ کو میج کرتے ہوئے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ برانہ مان جائے۔۔۔۔

ہال لکنا نام کے کر میسج کیا۔۔۔

میسج کرنے کے بعد وہ اس کو ریپلائے کا ویٹ کرتا رہا۔۔۔

کچھ دیر بات جواب دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی کہ آج میڈم نے ریپلائے دے ہی

دیا۔۔۔۔

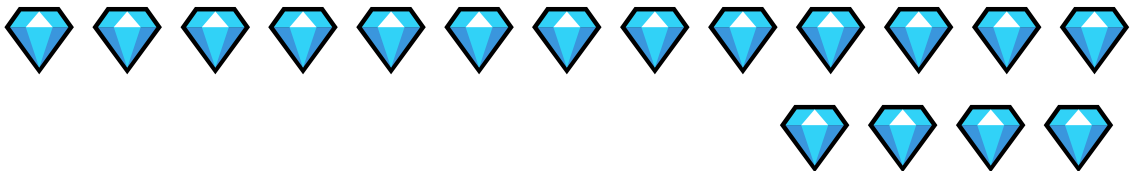
اس کو سمجھ نہ آئے آگے کیا لکھے۔۔۔۔ تو نمبر سیو کرنے کا بول دیا۔۔۔۔

اس کا اوکے ریپلائے دیکھ کر اس کو تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔۔

تو کال کی مگر وہ موبائل بند کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ مایوسی سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

دائین کو سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا



دو ماہ بعد۔۔۔۔

انزک اب کافی بہتر ہو گیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

بلکہ اب وہ آفس بھی جاتا ہے۔۔۔۔

گوہر بیگم۔۔ بھی ارشین کو بہت زیادہ پیار کرتی۔۔ انزک بھی بولتا کہ اس کو دیکھتے ہی

مجھے بھول جاتی ہیں۔۔۔۔ اس کے منہ بنانے پر سب ہنس دیتے۔۔۔۔۔

ارشین بھی انزک سے محبت کرنے لگی۔۔۔۔۔



چیمہ کی خبر ہر جگہ آگ کی طرح پھیل گئی۔۔۔۔

کہ وہ کتے برے کاموں میں۔۔۔۔۔ اس کے جو بھی آدمی تھے سب کو سزا

سنادی گئی۔۔۔۔۔

چیمہ کی ساری پراپرٹی بھی حکومت نے ضبط کر لی۔۔۔۔۔

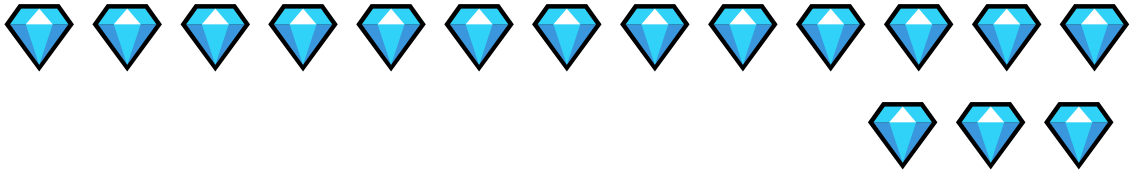
ان کی ایک دو دن تک نکاح رکھا گیا تھا اور ارشین کا بھی ولیمہ رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

دائیں بھی کاشان سے محبت کرنے لگی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ایسا کرنا معیوب لگتا ہے۔۔۔۔۔ ابھی وہ دوست جیسے ہی رہتے۔۔۔۔۔

دائین کو بھی اس کی یہی بات بہت اچھی لگی۔۔۔۔۔

کاشان۔ ہی اس کو یونی لے کر آتا اور لے کر جاتا تھا۔۔۔۔۔



ارشین کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے وقت دیکھا۔۔۔ تو گھڑی کی چھوٹی
سوئی چار بج رہی تھی کیونکہ۔۔۔ کیونکہ آج سب نے دینے کے گھر جانا تھا۔۔۔ تو وہ
انزک کے آفس سے آنے سے پہلے تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ایرنگ ڈال رہی تھی کہ آئینے میں سے انزک کو کمرے میں داخل ہوتے
دیکھا۔۔۔۔۔



وہ آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

دیکھو سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔۔ کتنے مکمل لگ رہے ہیں نا۔۔۔ وہ اس کے قریب کھڑا
سرگوشی کرتا بولا۔۔۔۔۔

اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں امی کو دیکھ کر آتی وہ بہانہ ڈھونڈتے بولی۔۔۔۔۔ جاؤں جی

جاؤں

۔۔۔۔۔ آنا تو میرے پاس ہی ہے نہ۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر ایک آنکھ دباتا

بولا۔۔۔۔۔

وہ اس کو گھورتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔ انزک۔ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔



اس وقت سب خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔۔۔۔۔

کا شان۔۔۔ اس کے گھر والے۔۔۔ انزک کی فیملی۔۔۔

سب آج اکٹھے ہوئے تو کافی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ سب لاونج میں موجود تھے۔۔۔۔۔

آج دانیل کی شادی کی ڈیسٹ فکس ہوئی اور رخصتی پر ہی انزک اور ارشین کا ولینہ۔ رکھا

گیا۔۔۔۔۔

شادی کی ڈیٹ ایک ہفتے بعد کی ڈسائنڈ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رات کافی ہو چکی تھی تو انزک کھڑا ہو گیا صوفے سے جانے کیلئے۔۔۔۔۔

ماما بابا ہم چلیں۔۔

وہ۔ ان کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

دائین کچن سے باہر آگئی۔۔۔۔۔

کیوں بھائی۔۔۔۔۔ اب ارشین ولیمہ کر کے جائے گی ابھی تو کوئی نہیں جاسکتی

ورنہ۔ لڑکی پر روپ۔ نہیں اتنا وہ گردن۔ اکڑاے بولی۔۔

میں تو لے کر جاؤ گا۔۔۔۔۔

وہ بھی ہتے سے اکڑ گیا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا تھیک کہہ رہی ہے ولیمہ تک نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔ پھر ویسے بھی انشاء اللہ

تعالیٰ آپ کے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔۔۔ اکبر صاحب بولے۔۔۔۔۔

دائین نے بڑوں کی طرح کنکھا تھپک کر خود کو شاباشی دی۔۔۔۔۔

اور جلادینے والی مسکراہٹ اچھالی۔۔۔۔۔

انزک کا تو چہرہ ہی اتر گیا۔۔۔۔۔

ارشین کو انزک کی شکل دیکھ کر ہسی آگئی۔۔۔۔۔

چلو بیٹا چلتے ہیں کافی لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

ارے آپ سب یہی روک جاتے۔۔۔۔۔ ثائمہ بیگم ان کو کھڑا دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

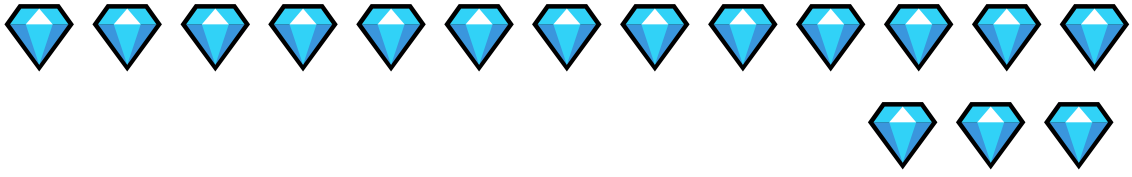
نہیں ثائمہ کافی وقت ہو گیا تو نکلتے ہیں۔۔۔۔۔ گوہر بیگم۔ مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

چلیں صبح جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

جاتے ہوئے انزک چہرے پر ہاتھ پھیرتے وارن کیا۔۔۔۔۔

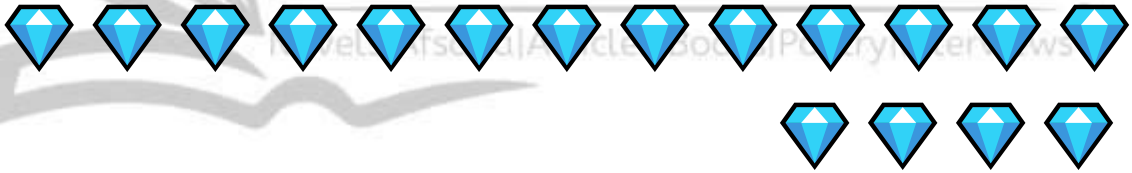
جبکہ۔ ارشین مسکرا کر وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔



کاشان بھی دانیں کو کانی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اس کے دل پر قہر ڈھا رہی
 تھی۔۔۔۔۔ وائٹ فرائڈ میں۔۔۔۔۔ ساتھ چھوڑی دار پا جامہ۔۔۔۔۔ گلے میں
 وائٹ ہی دوپٹہ ہلکے

میک اپ میں بالوں کو ہلکا سا رول کیا ہو تھا۔۔۔۔۔

دانیں اس سے چھپتی پھسر رہی تھی



گھر میں آج گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔

ٹائم بیگم بھی آج بہت خوش تھی۔۔۔۔۔

وہ دانیل کے روم میں اس کو جگانے آگئیں۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا تو بیڈ پر الٹی لیٹی خراٹے لے رہی تھی بال کچھ بیڈ پر اور کچھ اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے ہے۔۔۔۔۔

ان کو باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ شاید ارشین باتھ میں تھی۔۔۔۔۔

دانیل آٹھ جاو گیا رہنج رہے ہیں۔۔۔۔۔ ارشین صبح سے کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔
مہمان آئے ہوئے ہیں کیا سوچتے ہو نگے۔۔۔۔۔
ماں پلیز سونے دو نہ۔۔۔ ابھی بہت نیند آرہی۔۔۔۔۔

میں ابھی جا رہی ہوں آگر نہ اٹھی تو جو تالے آوگی میں۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔ اور کمرے سے چلیں گئی۔۔۔۔۔

ارشین باہر آئی۔۔۔۔۔ تو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔
دانیل آٹھ بھی جاو۔۔۔۔۔ آج مہندی ہے تمہاری۔۔۔۔۔ ورنہ تائی جان غصہ ہو گی۔۔۔۔۔

وہ شیشے میں س کو سوتے دیکھ بولی۔۔۔۔

اس کو اٹھتے نہ دیکھ ارشین کو ایک انڈیا آیا۔۔۔۔

کاشان بھائی آپ۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز سنی۔۔۔۔ تو ہر بڑا کراٹھ گی۔۔۔۔۔

کدھر ہے وہ۔۔۔۔۔ وہ دروازے کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔

ارشین کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

دائین کو جب سمجھ آئی۔۔۔ تو غصے سے بیڈ سے آٹھی۔۔۔ اور اس کو مارنے کے لیے

بھاگی۔۔۔۔۔

ارشین ہنستی ہوئی دروزہ بھی بند کر کے چلی گئی۔۔۔ جب کے دائین دانت پیستے

باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔



کچھ دیر بعد دونوں نے ناشتہ کیا۔۔۔ اور ایک دو چیزیں لینے بازار چلی گئی۔۔۔۔۔

شام کے وقت وہ واپس آئیں کیونکہ دانیل ہر دکان پر رک جاتی۔۔۔۔۔
 تم لوگ آگے۔ چلو جا کر تیار ہو جاو۔۔۔۔۔ ثائمہ بیگم جو کچن میں ملازمہ کو کام سمجھا رہیں
 تھیں۔۔۔۔۔ ان کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

اچھا تائی امی میں اس کو تیار کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔

ارشین نے مسکرا کر دانیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم بھی جواب میں مسکرا دی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔ وہ بول کر دوبارہ کام والی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

دانیل شیشے کے سامنے تیار بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جب ثائمہ بیگم کمرے میں داخل

ہوئیں۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ انھوں نے اس کو چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے

بولی اور اس کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔

ارشین اکو تیار کر کے کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔۔۔ جب وہ کمرے میں آئی تو دونوں کی

نم آنکھیں دیکھ کر اس کی آنکھوں کے پوریں بھیگ گئی۔۔۔۔۔

— — — — —

گھر دلہن کی طرح سجایا گیا۔۔۔۔۔

کاشان کو دینین۔ کاگو نگھٹ دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ بار بار دانیل کو کان میں بول رہا تھا کہ گھونگھٹ اوپر کرو۔۔

مگر وہ تو کانوں میں روئی دیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

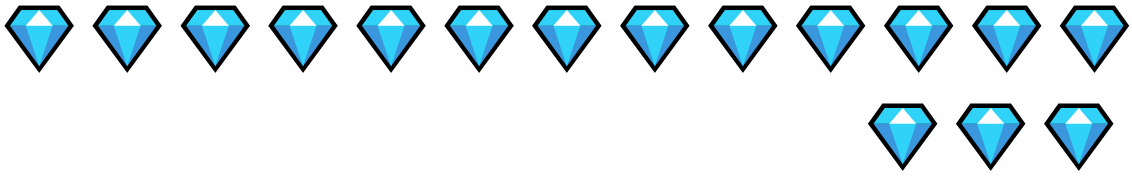
اهاں ہاں کر لو آج تنگ کل میرے پاس ہی آو گی نہ۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر دانیل کو کان کی لو جلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

[illegible]

گولا youngsters سب بڑے اندر کمروں میں چلے۔۔۔ جب کے سب

کیا



آج نئے دن کا سورج طلوع ہوا کیونکہ آج برات تھی اور ولیمہ بھی۔۔۔۔۔ دانیل اور
ارشین پالرگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شبانہ بھی اپنے ہز بینڈ کے ساتھ صبح ہی آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بہت بدل گئی۔۔۔۔۔
بلکل نرم مزاج۔۔۔۔۔ اور سر پر ہر وقت وائزر ہوتا۔۔۔۔۔ اس نے ارشین سے بھی
معافی مانگ لی۔۔۔۔۔
اس نے بھی کھلے دل سے اس کو معاف کیا اور گلے لگایا۔۔۔۔۔

شام کے وقت سب ہال پہنچے۔۔۔۔۔

دانیل اور ارشین تیار ہو کر بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

ان۔ کو لینے کیب نے آنا تھا مگر کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی کیب نہیں آئی۔۔۔۔۔ تو
انہوں نے ٹائم بیگم کو کال کی۔۔۔۔۔ کے کسی کو بھیج دیں۔۔۔۔۔

وہ ابھی پریشان سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب۔۔۔ دانیل کی گھونگھٹ سے آواز آئی

یار کتنی دیر ہے میری ٹانگیں ٹوٹ جانی ہیں اور اوپر سے یہ گھونگھٹ۔۔۔۔ وہ ہلکی آواز
میں غرائی۔۔۔

بس کچھ دیر۔۔۔ ابھی وہ اس کو مزید تسلی دیتی۔۔۔ کہ اس کو انزک کار پارک۔ کرتا
دکھائی دیا۔۔۔۔

ارشین شکر کرتی پاس گئی۔۔۔ تو سامنے ہی وہ ساکت کھڑا اس کو ہی دیکھے جارہا
تھا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے اس کو ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔۔

کلر کی میکسی۔۔۔ جو اس کے پیروں تک ہے۔۔۔۔ بالوں کا میسی سا جوڑا Peach
بنائے۔۔۔ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر۔۔۔ ہلکے میک اپ۔۔۔۔ اور لائٹ سا ہو چیج رکا گلوں
لگائے۔۔۔۔۔ ہلکی سی جیولری میں اس کا ضبط ازما رہی تھی۔۔۔۔

وہ انشک کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔ جب دانیل نے پچھلا دروازہ کھولا تو۔۔۔۔ کا شان اس کو

دیکھ کر سارے دانتوں کی نمائش کروانے لگا۔۔۔۔۔

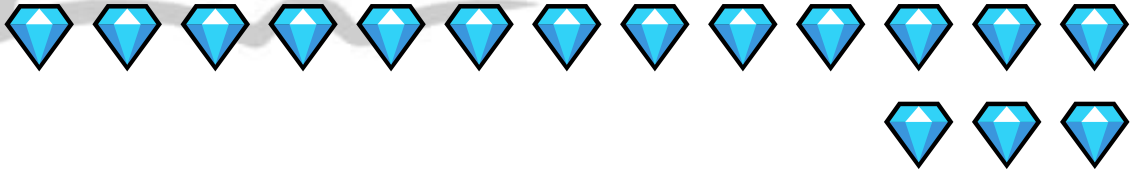
دائین اس کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔ مگر مرتی کیانہ کرتی ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

یار اب گھونگھٹ تو اٹھا دو۔۔۔ حد ہے کل بھی گھونگھٹ تھا آج بھی۔۔۔۔۔

انزک گاڑی چلانے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ ابھی نکاح نہیں ہوا اور تھوڑا فاصلہ رکھے۔۔۔۔۔ وہ بمشکل قہقہہ ضبط کرتے بولی۔۔۔۔۔

کاشان بھی بعد میں بدلہ لینے کا سوچ کر آرام سے سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔



ہال میں داخل ہوتے ہی سب کی نظریں ان پر جمی تھیں۔۔۔ کوئی حسد سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسرت سے۔۔۔۔۔

انزک نے بلیک شرٹ ساتھ بلیک ہی پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔ بالوں کو جیل سے کھڑا کیا ہو تھا۔۔۔۔۔ وہ کوئی فیلم کے ہر وجیسا لگتا تھا۔۔۔۔۔

کاشان نے بھی نلیک شیر وانی ڈال رکھ تھی۔۔۔ گلے میں ایک مالا تھی۔۔۔ جو شہزادہ
لگاسب کو۔۔۔۔۔

دانیل نے بلڈ۔ ریڈ میں لہنگا ڈالے۔۔۔ اور گھونگھٹ کیے کاشان کے ساتھ قدم
اٹھاتی چل رہی تھی۔۔۔ وہ اسٹیج پر آئے تو سب نے ان کو سراہا۔۔۔ کچھ دیر بعد
کاشان اور دانیل کا نکاح پڑھایا گیا۔۔۔۔۔

دانیل کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ جو اپنے انسور وکنے کی کوشش میں۔ تھی اس کو آج اباجی
بہت یاد آئے کہ اگر وہ آج ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔۔۔۔۔

سب کزنس نے۔۔۔ ڈانس کیا۔۔۔۔۔

ہر گانے پر سب پر جوش ہوتے۔۔۔

کبھی سیٹی بجاتے تو کبھی۔۔۔ ہو طرف ہو ٹنگ اور تالیوں کا شور تھا۔۔۔۔۔ کاشان بھلا

کیسے آرام سے بیٹھتا۔۔۔ وہ بھی بنگھرا ڈالنے اسٹیج پر چلا گیا۔۔۔۔۔ اس کے ڈانس پر

سب ہنس رہے تھی کیونکہ وہ ڈانس کم چھلانگے زیادہ لگا رہا تھا وہ نہ نہ کرتے انزک کو بھی
 سیٹج پر لے آیا۔۔۔ دانیل تو اس کی حرکتیں دیکھ کر ہنس کر دوہری ہو
 رہی تھی۔۔۔

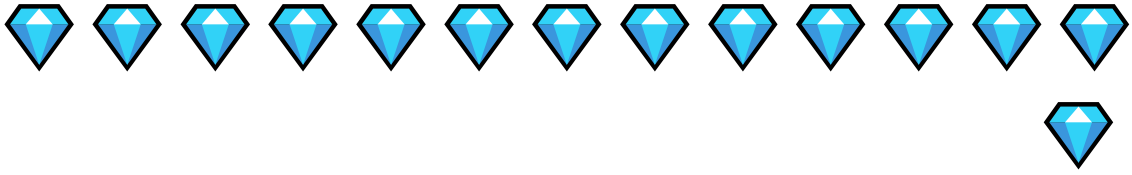
جبکہ ارشین بھی اپنے ہونٹ ایک دوسرے میں دبائے ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔۔
 کھانے کا دور چلا۔۔۔

تو دلہاد لہن۔ کو سیٹج پر۔ ہی کھانا دیا گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تو دانیل اور ارشین کو دعائیں دے کر رخصت کیا
 گیا۔۔۔۔

دانیل ٹائم بیگم کے گلے لگے بہت روئی۔۔۔ ظاہر ہے اپنا گھر چھوڑ کر پرانے گھر جانا
 آسان تو نہ تھا۔۔۔۔

انزک اور ارشین نے ادھر ہی روکنے کا بولا تو انزک مان گیا۔۔۔ ارشین اور انزک ادھر
 ہی
 روک گئے۔۔۔



دانیل کو لا کر کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔ تو وہ بھی گھونگھٹ اٹھا کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

کمرہ کافی بڑا ہے۔۔۔۔۔ اور اس کو بہت خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا۔۔۔۔۔ بیڈ کے گرد بنائی گئی پھولوں اور نیٹ سے بنائی گئی چار دیواری بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ بھی پھولوں سے سجا ہوا۔۔۔ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاشان کمرے میں داخل ہوا تو اس نے واپس دوپٹہ منہ پر گرالیا۔۔۔۔۔

وہ دروازے کو لا کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

دانیل سمٹ گئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم جی! وہ اس کو دیکھتے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

دانیل کی زبان تالو سے لگ گئی۔۔۔۔۔ س لیے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

اجازت ہے جی۔۔۔۔۔ اب تو پوری پوری اجازت ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کا گھونگھٹ اٹھا
نے کیلئے اجازت

طلب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔۔۔۔۔ تو مبہوت سا اس کو دیکھتے گیا۔۔۔۔۔

ماٹھا پیٹی ٹکائے۔۔۔۔۔ دلہن والے میک اپ میں۔۔۔۔۔ اور ڈیپ مہرون کلر کی لپ
سٹک سے سبج ہونٹ۔۔۔۔۔

اس کی مسکارے سے لیس اٹھتی گرتی پلکیں۔۔۔۔۔ نوز رنگ۔۔۔۔۔ اور گلے میں
خوبصورت سا ہار ڈالے کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

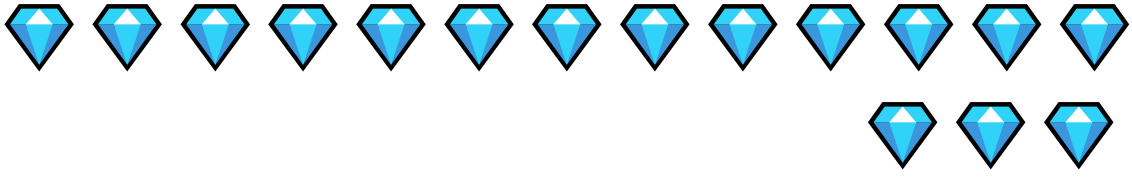
کاشان کی نظریں تو اس کے چہرے کا طواف ہی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

واہ ماشاء اللہ۔۔۔۔۔

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

وہ تو ٹانس کی کیفیت میں اس کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔۔



ارشین ابھی چینج کرنے جاہی رہی ےھی جب انزک کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

اس کو دیکھ کر وہ اگے بڑھا اور اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ارے کہاں جا رہی۔۔۔۔۔

چینج کرنے جا رہی تھی تھک گی ہوں نہ۔۔۔۔۔ وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی

تھی۔۔۔۔۔ جب انزک اس پر جھکا اور اس کی بولتی بند کر دی۔۔۔۔۔ پیچھے ہوا تو اس کا

چہرہ الال ٹماڑ بنا ہو تھا۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔ اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔ اور کان کی لو کو دانتوں سے

ہلکا

ساد بایا تو اس کے منہ سے سسکاری نکلی

اس نے آنکھیں بند کی تو۔۔۔۔۔

تو انزک نے پاکٹ سے ڈبی نکالی۔۔۔۔۔

جس میں سے پائل نظر آرہی تھی۔۔۔۔

اس نے وہ نکالی اور ارشین کو آنکھیں کھلنے کا کہاں۔۔۔۔

کیسی ہے۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر نظر ٹکائے بولا۔۔۔۔

بہت پیاری۔۔۔۔ وہ اتنا ہی بولی۔۔۔۔

میں پہنا دوں۔۔۔۔

ارشین نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔۔

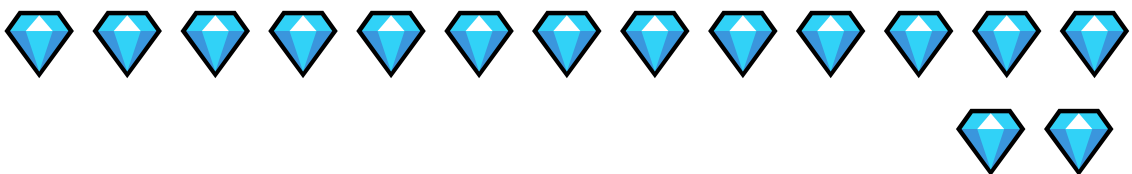
وہ اس کو لیے بیڈ کے پاس آیا اور اس کو بیٹھا دیا۔۔۔۔ اس کا پاؤں پکڑ کر اپنے گٹھنے پر ر

کھا۔۔۔۔

وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی مگر اس نے اس کو گھری سے نوازا تو وہ بھی۔۔۔۔ روک

گی۔۔۔۔

اس نے پائل ڈالتے۔۔۔۔ اس کے سفید و گلابی پاؤں چوم لیے۔۔۔۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین